عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۵ | ۱۹ تا ۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اگست ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۳۲


## حضرت ابوایوب انصاریؓ

## 31 ویں ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم

قادیانی اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

دین اسلام کامل و مکمل دین ہے جس میں کسی اضافہ و ترمیم یا تبدیلی کی گنجائش نہیں
صاحبزادہ عزیز احمد

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے
حافظ ناصرالدین خاکوانی

مغربی دنیا اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز کرے
مولانا عبدالغفور حیدری

## علماء و مشائخ کے خطابات و پیغام


Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

## حلال جانور کے گوشت کا حکم

س:...... حلال جانور میں کون سے ایسے اعضاء ہیں کہ جن کا کھانا جائز نہیں ہے؟ کیا اوجھڑی کھانا جائز ہے؟

ج:...... حلال جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان جانوروں کی سات چیزیں ایسی ہیں، جن کا کھانا حرام ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) بہتا ہوا خون، (۲) مذکر جانور کی پیشاب گاہ، (۳) مونث کی پیشاب گاہ، (۴) خصیتین (کپورے)، (۵) غدود یعنی حرام مغز، (۶) مثانہ، (۷) پتہ۔ ان چیزوں کے علاوہ باقی چیزیں کھانا درست ہے، مثلاً کلیجی، پھیپھڑے، گردے، اوجھڑی وغیرہ۔

## قربانی کس پر واجب ہے؟

س:...... قربانی کس پر واجب ہوتی ہے؟ کیا گھر کے بڑے افراد ایک قربانی کردیں تو وہ سب کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے یا پھر ہر ہر فرد کو الگ الگ قربانی کرنی چاہئے؟

ج:...... قربانی واجب ہونے کے لئے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ ملکیت کا حساب لگایا جائے، گھر کے عاقل، بالغ افراد اگر صاحب نصاب ہوں یعنی قربانی کے جو تین دن ہوتے ہیں، ان دنوں میں ان کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقدی، مال تجارت یا ضرورت سے زائد کوئی بھی سامان یا چیز ہو تو اس پر شرعاً قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر گھر کے تمام افراد ہی صاحب نصاب ہوں تو پھر ان تمام لوگوں پر قربانی واجب ہوگی، ایک قربانی کافی نہیں۔

## قربانی کے جانور کی خرید وفروخت

س:...... کیا قربانی کے جانور کو تول کر فروخت کرنا اور لین دین کرنا جائز ہے؟

ج:...... قربانی کا جانور لیتے وقت نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ قربانی کرنے والے ہیں، اس لئے اپنی گنجائش کے مطابق بہتر سے بہتر جانور خریدنے کی کوشش کریں۔ محض جانور کا وزن دیکھ کر یا تول کر خریدنے میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے صرف گوشت کھانے کی نیت ہے اور یہ بات نامناسب ہے۔ باقی چونکہ تول کر بھی خرید وفروخت کا رواج ہے اور شرعاً بھی جائز ہے، اس لئے تول کر جانور کی خرید وفروخت جائز ہے۔

## مدینہ منورہ سے احرام باندھنے والا کون سی نیت کرے؟

س:...... ہم اس سال حج پر جارہے ہیں اور ہماری فلائٹ پہلے مدینہ منورہ جائے گی وہاں دس دن قیام کے بعد پھر مکہ مکرمہ جائیں گے۔ آپ سے سوال یہ ہے کہ جب ہم مدینہ سے مکہ جانے لگیں تو عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا تو اس میں ہم کون سی نیت کریں، نفل عمرہ کی یا حج تمتع کے عمرے کی؟

ج:...... مدینہ منورہ سے احرام کی حالت میں مکہ روانہ ہوں گے تو یہ عمرہ حج تمتع کا ہی کہلائے گا، کیونکہ پاکستان سے آپ کا سفر حج کے لئے ہی ہوا ہے، لہٰذا آپ مدینہ سے مکہ احرام کی حالت میں جائیں گے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام سے نکل جائیں گے پھر حج کے ایام میں حج کا احرام باندھیں گے اور حج کے افعال ادا کریں گے تو آپ کا یہ حج، حج تمتع بن جائے گا، اسی وجہ سے حج تمتع کرنے والے پر دم شکر واجب ہوتا ہے کیونکہ اس نے عمرہ اور حج دونوں فائدہ حاصل کئے۔

س:...... حج تو ایک بار فرض ہے تو لوگ بار بار حج کرنے کیوں جاتے ہیں؟

ج:...... حج ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ادا کرنے سے انسان کے تمام گناہ اور خطائیں ایسے معاف ہوجاتی ہیں کہ جیسے کوئی بچہ آج ہی پیدا ہوا ہو اور اتنی بڑی فضیلت سوائے حج کے کسی اور عمل سے نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ

# ختمِ نبوۃ

مجلس

## مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۵　۱۹تا۲۷رذوالقعدہ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳تا۳۱راگست ۲۰۱۶ء　شمارہ:۳۲

## سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

## مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

## نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

## مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

## معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

## قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

## سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

## تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## اس شمارے میں!


| | | |
|---|---|---|
| ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم | ۵ | محمد اعجاز مصطفی |
| علماء و مشائخ کے پیغامات | ۸ | ضبط و ترتیب: محمد وسیم غزالی |
| ۳۱ویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ | ۱۳ | مولانا مفتی خالد محمود |
| دین اسلام ہی امن و سکون کا گہوارا | ۱۷ | جاوید اختر ندوی |
| حضرت ابوایوب انصاریؓ | ۱۹ | ڈاکٹر عبدالقدیر خان |
| مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار | ۲۲ | ادارہ |
| مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۳) | ۲۳ | حافظ عبیداللہ |


## زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

# احادیث قدسیہ

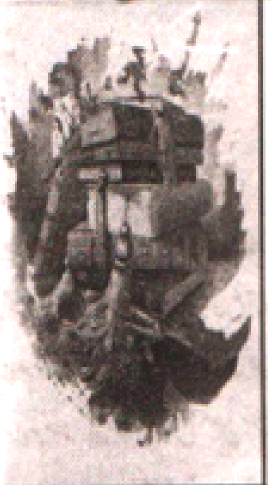

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

## شرک اور الحاد

۲۰:...... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ جس سال صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا ہے، اسی سال کا ذکر ہے کہ ایک رات کو کچھ بارش ہوئی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد صحابہؓ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جاننے والا ہے ہمیں تو معلوم نہیں۔ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ بعض ان میں سے مجھ پر ایمان رکھتے تھے اور بعض میرے ساتھ کفر کرتے تھے جنہوں نے صبح اٹھ کر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور رحمت سے بارش کی وہ تو میرے مومن ہیں اور تاروں کے کافر ہیں اور جنہوں نے صبح اٹھ کر یہ کہا کہ فلاں تارے کی گردش اور اس کے طلوع سے بارش ہوئی وہ تارے پر ایمان لائے اور انہوں نے میرے ساتھ کفر کیا۔ (بخاری)

یعنی جو لوگ بارش کو کسی ستارے کی جانب منسوب کرتے ہیں جیسے کاہن یا نجومی تو یہ لوگ تاروں کے مومن اور خدا کے کافر ہیں اور جو لوگ بارش کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ خدا کے مومن اور تاروں کے کافر ہیں، یہ واقعہ چونکہ حدیبیہ کے سال میں پیش آیا تھا، اس لئے حضرت زید بن خالدؓ نے حدیبیہ کے سال کا ذکر کیا۔ حدیبیہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی تھی۔

۲۱:...... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میں نے اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کی تب ہی ان میں دو فریق ہو گئے، ایک فریق مجھ پر ایمان لایا اور تاروں سے کفر کیا اور ایک فریق نے تاروں کو موثر بالذات سمجھا اور میرے ساتھ کفر کیا۔ (نسائی)

۲۲:...... ایک اور روایت میں ہے کہ جس رات کو بارش ہوئی تھی اس کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ تم سنتے ہو تمہارے پروردگار نے آج کی رات کیا فرمایا؟ وہ فرماتا ہے جب کوئی نعمت اور احسان اپنے بندوں پر کرتا ہوں تو ایک فریق اس نعمت کا کفر کرتا ہے، وہ ناشکر و نافرمان طائفہ کہتا ہے، فلاں فلاں تارے کی وجہ سے ہم پر بارش کی گئی، پس یہ گروہ میرے ساتھ کفر کرتا ہے اور تاروں پر ایمان لاتا ہے۔ (نسائی)

۲۳:...... حضرت سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، اے ابن آدم تین باتیں ایسی ہیں جن میں سے ایک کا تعلق تو صرف میرے ساتھ ہے اور ایک کا تعلق صرف تیرے ساتھ ہے اور ایک بات ایسی ہے جو میرے تیرے درمیان مشترک ہے جس بات کا تعلق میرے ساتھ ہے وہ تو یہ ہے کہ میری عبادت اور پوجا کیا کر، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا کر اور جس بات کا تعلق صرف تیرے ساتھ ہے وہ یہ ہے کہ تو جو عمل کرے اس کا میں تجھ کو بدلہ دوں گا اور اگر میں بخش دوں تو میں غفور رحیم ہوں اور جو بات میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تیرا کام دعا کرنا اور مانگنا ہے اور میرا کام دعا کو قبول کرنا اور سوال کا پورا کرنا ہے۔ (طبرانی)

# نماز

عملی شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

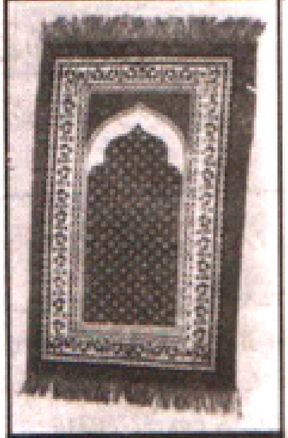

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

## مسائل طہارت

(۲۴) ہوا کے رُخ پر نہ بیٹھیں۔

(۲۵) موسم کا لحاظ رکھیں، گرمیوں میں سایے دار جگہ استعمال نہ کریں، سردیوں میں دھوپ والی جگہ استعمال نہ کریں۔

(۲۶) پھل دار درخت کے نیچے نہ بیٹھیں۔

(۲۷) کسی سوراخ میں پیشاب نہ کریں۔

(۲۸) سخت زمین پر پیشاب نہ کریں تاکہ چھینٹے نہ اڑیں وغیرہ، وغیرہ۔

س:...... برسات کے موسم میں راستوں پر چلتے ہوئے گیلی مٹی کے چھینٹے کپڑوں پر لگ جاتے ہیں، شریعت اس کے متعلق کیا حکم دیتی ہے۔

ج:...... راستوں پر پڑی ہوئی مٹی اگر صرف بارش کے پانی سے گیلی ہوئی ہو اور چلتے ہوئے اس کے چھینٹے کپڑوں پر لگ جائیں تو یہ پاک ہوتے ہیں، ان ہی کپڑوں میں نمازیں بھی ادا کی جاسکتی ہیں، لیکن اگر کسی راستے پر گٹر ابل رہے ہوں اور (برسات کے پانی کے ساتھ ساتھ) سیوریج کا پانی بھی اس مٹی میں مل رہا ہو اور چلتے ہوئے اس کے چھینٹے کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑوں کا وہ حصہ ناپاک کہلائے گا اور اتنے حصے کا دھونا ضروری ہوگا یعنی رخصت کی مقدار سے بڑھ جائے تو اتنے حصے کو دھونا ضروری ہو جائے گا ورنہ نماز بھی ادا نہ ہوگی۔

## مسائل وضو

س:...... کیا شریعت نے کسی گندی چیز کے نہ لگنے کے باوجود انسانی جسم کو ناپاک قرار دیا ہے؟

ج:...... جی ہاں! گندی چیز کے نہ لگنے کے باوجود انسانی جسم کو شریعت نے ناپاک بتلایا ہے اور فقہاء نے اسے حکمی ناپاکی کہا ہے۔ یعنی ایسے آدمی کو ناپاک کہا جائے گا۔ اصطلاح میں اسے بے وضو ہونا بھی کہتے ہیں۔

س:...... حکمی ناپاکی کے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج:...... حکمی ناپاکی کو وضو کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

# ۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

۱۴ اگست کا دن پاکستان کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے، اس دن پاکستان آزاد ہوا اور روئے زمین پر ایک اسلامی ملک کا وجود عمل میں آیا جو صرف اسلام کے نام پر بنا۔ پوری دنیا میں اسلامی ممالک تو بہت ہیں لیکن ایسا اسلامی ملک جو صرف اسلامی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا ہو، وہ صرف اور صرف پاکستان ہے۔ اس لئے پاکستان ایک اسلامی اور نظریاتی مملکت ہے، اسی نظریاتی ملک کے قیام کے لئے بے شمار قربانیاں دی گئیں، اس کے پیچھے قربانیوں کی ایک لازوال داستان ہے، یہ قربانیاں اسی لئے دی گئیں کہ یہاں اسلامی نظام قائم ہوگا، اسلامی احکام نافذ ہوں گے، اس ملک کی پہچان اور اس کی شناخت اسلام ہوگی، لیکن وائے ناکامی کہ پاکستان بنتے ہی اس کی اسلامی شناخت کو مٹانے کی کوششیں شروع کردی گئیں، اس کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لئے سازشوں کا جال پھیلایا گیا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قادیانیوں کے عزائم سے باخبر تھے، اس لئے ۱۹۴۹ء میں ملتان کی مسجد سراجاں میں اپنے رفقا کے ساتھ ایک مشاورت کی اور ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی بنیاد رکھی۔ اسی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام مکتبہ ہائے فکر کے رہنماؤں کو وقت کی نزاکت کا احساس دلایا اور قادیانی فتنے کے خلاف ایک ایک کے دروازے پر دستک دی اور یوں تمام مسالک تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج پر جمع ہوگئے اور مجلس تحفظ ختم نبوت وجود میں آئی، اس کی رہنمائی میں ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی، مگر اس تحریک کو بڑی شدت کے ساتھ کچل دیا گیا، مگر اس تحریک نے قادیانیوں کے بارے میں شعور بیدار کردیا اور قادیانیوں کے خلاف فضا پیدا کردی۔

۱۹۷۴ء میں قادیانی ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں عظیم الشان تحریک چلی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں پوری قوم نے مل کر ایسی منظم مگر پُرامن تحریک چلائی جس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں ملنا مشکل ہے، پوری قوم کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کے لئے قومی اسمبلی میں باقاعدہ قرارداد پیش کی گئی۔ قوم کے پُرزور مطالبہ پر اور نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کے لئے اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالہ کردیا اور اسے ایک خصوصی کمیٹی کا درجہ دیتے ہوئے اس کے ذمہ لگایا کہ وہ اس مسئلہ پر بحث و تمحیص کرکے کسی نتیجہ پر پہنچے اور قرارداد کے منظور کرنے نہ کرنے کے بارے میں اپنی رائے دے اور وزیراعظم نے یہ وعدہ کیا کہ جو اس کمیٹی کا فیصلہ ہوگا وہ ہمیں منظور ہوگا۔ قوم کے تمام منتخب نمائندوں، اراکین قومی اسمبلی نے اس بحث میں حصہ لیا، مرزا ناصر کی درخواست پر قادیانی اور لاہوری دونوں گروپ کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا، انہوں نے اپنا موقف تحریری شکل میں پیش کیا، قادیانی سربراہ مرزا ناصر پر اس بیان کے نتیجہ میں گیارہ دن جرح ہوئی۔ لاہوری گروپ کے سربراہ پر دو دن جرح ہوئی۔ بالآخر کمیٹی نے متفقہ طور پر قرارداد کے حق میں رائے دی۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی اور سینیٹ نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کرتے ہوئے آئین میں ترمیم کی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے اسے آئین کا حصہ بنادیا۔

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی سے قرارداد کی منظوری کے بعد وزارت قانون کی ذمہ داری تھی کہ وہ قانونی جزئیات طے کرتی، لیکن بدقسمتی سے اس سلسلے میں آئینی پیش رفت نہ ہوسکی۔ قادیانی جماعت اسی انداز میں اپنا کام کرتی رہی اور بیرون ممالک خصوصاً افریقی ممالک میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے لوگوں کو گمراہ کرتی رہی۔ ان خطرات کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ کیا کہ قرارداد کی روشنی میں آئینی جزئیات طے کی جائیں۔ جب مطالبات منظور ہونے کی

کوئی صورت نظر نہ آئی تو ۱۹۸۴ء میں باقاعدہ منظم تحریک کا آغاز کیا گیا جس کے نتیجہ میں ۲۶ راپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ایک تفصیلی آرڈی نینس جاری کیا، جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اذان دینا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، کلمہ طیبہ کے بیج لگانا، اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہنا، اس کے ساتھیوں کے لئے صحابی اور اس کی بیویوں کے لئے امہات المومنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنا قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔

اس موقع پر بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ اگرچہ اس سوال سے مقصد کوئی استفسار کرنا یا کچھ پوچھنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس فیصلہ پر اعتراض کرنا اور اسے متنازع بنانا اور اس فیصلہ کو مسترد کرنا مقصود ہوتا ہے، اسی لئے مسلمانوں کو یہ سوال کرنے اور خصوصاً سوال کے انداز پر ہمیشہ اشکال ہوتا ہے اور مسلمانانِ عالم اس سوال کے پیچھے چھپی ہوئی سازش کو سمجھتے ہوئے سوال ہی کو رد کر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود علماء نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویدار ہو تو اس کے متعلق اور اس کے ماننے والوں کے متعلق ایک اسلامی حکومت کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے، اس کے لئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ سب سے پہلی اسلامی ریاست و حکومت کا اس سلسلہ میں کیا طرز عمل رہا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ اور اس کے بعد حجاز اور اس کے اطراف میں اسلامی ریاست قائم کی، اس اسلامی ریاست کے ایک علاقہ یمن میں اسود عنسی نامی ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے کچھ ماننے والے بھی پیدا ہو جاتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے حال پر یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کے قلع قمع کے لئے صحابہ کرامؓ کو بھیجا، خصوصاً حضرت فیروز دیلمیؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام میں ہر بات برداشت کی جاسکتی ہے لیکن کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر نقب زنی کرے اور آپ کے اس منصب کو چھیننے کی کوشش کرے یہ ناقابل برداشت ہے اور اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنہ وفساد کو ختم کرے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو پہلی خلافت قائم ہوئی اور مسیلمہ کذاب جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے تھے اور آپ کے بعد باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا تو اس پہلی خلافت نے بھی اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا اور ایک زبردست مقابلے کے بعد اس کو واصل جہنم کیا۔ یاد رہے کہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے عظیم قربانی دی کہ صرف اس ایک جنگ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے جام شہادت نوش کیا، جن میں سات سو علماء اور قرآن کریم کے ماہر تھے اور ستر بدری صحابہ کرامؓ تھے جبکہ پورے دس سال میں مختلف غزوات اور جنگوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد ۲۵۹ ہے۔ اس سے مسئلہ کی حساسیت اور نزاکت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر کوئی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہو اور اس کا کلمہ بھی پڑھتا ہو، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ ایسے نظریات کا حامل ہو جو اسلام کے بنیادی عقائد اور مسلمہ نظریات کے خلاف ہوں تو اس کے ان نظریات کی بنا پر تمام مسلمان اس کے نظریات کو رد کر دیں اور ان نظریات کی بنیاد پر اسے اپنے حلقہ سے خارج کر دیں اور اس کے بارے میں یہ کہیں کہ یہ شخص اپنے نظریات کی بنا پر مسلمان نہیں اور وہ شخص نہ اپنے نظریات سے باز آئے، نہ انہیں چھوڑے اور تمام مسلمانوں کو جھٹلاتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان کہے اور اپنی اس بات پر اڑ جائے۔ اس کی وجہ سے معاشرہ میں انتشار و خلفشار پیدا ہو جائے، جھگڑے کی نوبت آ جائے تو عقل اور قانون کا تقاضا یہ ہے کہ اس موقع پر اسلامی ریاست بلکہ ہر حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس جھگڑے کی بنیاد تلاش کرے، ہر فریق کا موقف سنے اور پھر اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات کو سامنے رکھتے ہوئے اس شخص کے عقائد و نظریات کو اسلام کے معیار پر پرکھے، اگر واقعتاً اس کے نظریات اسلام سے متصادم ہوں تو اس کی بنیاد پر فیصلہ کرے کہ یہ شخص مسلمان نہیں اور اسے اسلام کا نام استعمال کر کے اشتعال پھیلانے کی قطعاً اجازت نہیں۔ یہ فیصلہ کرنا ریاست و حکومت خصوصاً اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو وہ اپنی ذمہ داری سے پہلوتہی کرتی ہے، بلکہ مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر کے معاشرہ میں انتشار کو ہوا دینے کی مرتکب سمجھی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ آئینی اور قانونی ذمہ داری بھی ہے مثلاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر بننے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے، اب ایک ایسا شخص پاکستان کی صدارت کے لئے نامزد ہوتا ہے جس کے نظریات اسلام کے بنیادی عقائد کے برعکس ہوں وہ ان نظریات کے باوجود اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو

جبکہ دیگر تمام مسلمان اس پر اعتراض کرتے ہوں کہ یہ شخص مسلمان نہیں، کیونکہ اس کے نظریات اسلامی نظریات وعقائد کے مطابق نہیں اور یہاں اختلاف پیدا ہوجائے جو جھگڑے کی شکل اختیار کرلے تو اب آئینی اور قانونی تقاضا ہے کہ وہ فریقین عدالت سے رجوع کریں یا عدالت ازخود اس کا نوٹس لے اور مذکورہ شخص کے نظریات کا جائزہ لے اور اس پر غور وفکر کرے، عدالت تمام آئینی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے یہ فیصلہ دے کہ اپنے نظریات کی بنیاد پر یہ شخص مسلمان نہیں تو عدالت نے ایک آئینی تقاضا پورا کیا اور عدالت اس فیصلہ میں حق بجانب ہے،اس کے بعد کسی کو کہنے کا حق حاصل نہیں کہ عدالت کو کیا حق ہے کہ وہ کسی کو مسلمان قرار دے یا کافر، بلکہ ہر شخص یہی کہے گا کہ عدالت نے اپنا آئینی حق استعمال کرکے اپنی ذمہ داری پوری کی، ہاں اگر عدالت اس کا نوٹس نہ لے تو کہا جائے گا کہ عدالت نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔

ان سوال کرنے والوں کا انداز یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے بیٹھ کر یہ فیصلے کرنے اور اپنی رائے دینا شروع کردی کہ ہاں جی کس کو کافر قرار دینا ہے اور کس کو مسلمان! ایسا نہیں بلکہ جب کسی شخص، کسی جماعت اور کسی گروہ کے ایسے نظریات سامنے آئیں جو اسلام کے بنیادی عقائد سے میل نہیں کھاتے اور وہ اپنے نظریات سے باز نہ آئیں اور ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو تشویش پیدا ہو اور تشویش بڑھتے بڑھتے نزاع کی شکل اختیار کرلے تو پھر یہ اجتماعی فیصلے کرنے پڑتے ہیں اور ایسے فیصلے ان کے نظریات کو اسلام کے معیار پر جانچنے اور خوب غور وخوض کے بعد کئے جاتے ہیں اور فریق مخالف کو اپنا موقف بیان کرنے کا پورا پورا حق دیا جاتا ہے، بڑی طویل بحث وتمحیص کے جانے کے بعد اس طرح کے فیصلے کئے جاتے ہیں، قومی اسمبلی نے بھی یہی کیا، قادیانیوں اور لاہوریوں دونوں کو اپنا موقف پیش کرنے کا بھرپور موقع دیا، سوال وجواب ہوئے، غور وخوض ہوا تب جاکر یہ متفقہ فیصلہ کیا گیا اور اسے آئین کا حصہ بنایا گیا۔اس کے بعد یہ سوال کہ کیا کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ایک قوم کو کافر قرار دے اور انہیں مسلمانوں سے علیحدہ کردے ایک بے معنی سوال ہے۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ قادیانیوں کے بارے میں پوری امت مسلمہ کا موقف یہ ہے کہ وہ ختم نبوت کے انکار اور دیگر اپنے نظریات کی بنیاد پر مسلمان نہیں، اس میں امت مسلمہ کی دو رائے نہیں، پاکستان کا آئین بھی یہی کہتا ہے لیکن قادیانیوں نے آج تک اسے تسلیم نہیں کیا بلکہ آج بھی وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کے نام پر اپنے باطل نظریات کی آج بھی تبلیغ کرتے ہیں اور مسلمان بن کر سادہ لوح عوام الناس کو گمراہ کرنے کی سازش میں مصروف ہیں، وہ آئین کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اسے ٹھکراتے ہیں۔اس اعتبار سے یہ اسلام کے بھی باغی ہیں اور آئین سے بھی بغاوت کرتے ہیں۔علما یہی کہتے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ باغی ہیں اور آئین کے مخالف ہیں، اس سے ان کو باز رکھا جائے اور اگر یہ باز نہیں آتے تو جو باغی کی اور آئین سے غداری کرنے کی سزا ہے وہ سزا انہیں دی جائے تاکہ یہ باز آجائیں اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔اسی طرح اسلام کے نام پر غیر اسلامی نظریات کو پھیلانا، مسلمان بن کر مسلمانوں کے حقوق چھیننا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دینا یہ زندقہ ہے اور زندیق کی جو سزا ہے وہ سزا ان کو دینا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔اگر یہ اپنے زندقہ سے باز نہیں آتے ہیں تو جو زندیق کی سزا ہے، وہ انہیں دی جائے۔یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ آج مسلمانوں کو طعنہ دیا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں رواداری نہیں اور وہ عدم برداشت کا شکار ہیں، لیکن یہ تو سوچئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنا اور آپ کی ختم نبوت کے اس منصب پر خود براجمان ہونے کی کوشش کرنا، یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی توہین ہے اور قادیانی اس توہین کے مرتکب ہورہے ہیں، اس کے باوجود یہ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ان کے مکانات مسلمانوں کے محلوں اور گلیوں میں ہی ہیں، ان کے کاروبار بھی مسلمانوں کے بازاروں میں ہیں، کسی نے انہیں اس بنیاد پر نہ مارا پیٹا، نہ اپنے گھروں سے نکالا، نہ ان کی دکانوں کو لوٹا کہ وہ قادیانی ہیں، اگر کہیں کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ ہوا بھی ہو تو آج بھی اس کی تحقیق کرلیجئے، شرارت انہی میں سے کسی نے کی ہوگی، آج بھی یہ مسلمانوں کے درمیان ہی بستے ہیں، اس سے زیادہ رواداری اور برداشت کیا ہوگی؟

آیئے عہد کریں کہ ہم اپنے اسلامی تشخص اور اسلامی شناخت کو باقی رکھیں گے اور کسی کو اس تشخص پر شب خون مارنے اور اپنی اسلامی شناخت کو چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

برمنگھم کانفرنس کے لئے علماء ومشائخ کے

# پیغامات

ضبط وترتیب: محمد وسیم غزالی

## حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

اسلام ایک کامل ومکمل دین ہے، دین کی تکمیل کا مطلب یہ ہے کہ یہ دین اب قیامت تک باقی رہے گا۔ اب اس میں کسی تبدیلی، کسی اضافے، کسی ترمیم کی گنجائش نہیں ہے، لہٰذا جب دین مکمل ہو چکا ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بھی مکمل ہو چکا، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ کسی نبی کی گنجائش، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ساتھ آپ کی ختم نبوت کا بھی اعلان کر دیا گیا اور نبوت وانبیاء کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اس کے بعد کوئی آسمانی کتاب نازل نہیں ہوگی اور آپ کی امت آخری امت ہے، اس کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔

قرآن کریم نے بھی بہت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بتایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور احادیث مقدسہ نے بھی اس کی تصریح کر دی ہے بلکہ قرآن کریم و احادیث میں جس کثرت اور تواتر وقطعیت کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے، اس کی نظیر بہت کم ملے گی۔ قرآن واحادیث کے علاوہ اس مسئلے پر امت کا روز اول سے اجماع چلا آ رہا ہے۔

چونکہ اس عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ دین کی اساس اور بنیاد ہے، لہٰذا عقیدۂ ختم نبوت ہے تو ہمارا دین بھی محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو قرآن محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو دین کی تعلیمات محفوظ ہیں، اگر یہ عقیدہ باقی نہیں رہتا تو پھر نہ دین باقی رہے گا، نہ اس کی تعلیمات اور نہ قرآن باقی رہے گا، کیونکہ بعد میں آنے والے ہر نبی کو دین میں تبدیلی اور تنسیخ کا حق ہوگا۔ اس لئے اس عقیدے پر پورے دین کی عمارت قائم ہے، اسی میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی نے اس عقیدے میں نقب لگانے کی کوشش کی یا اس مسئلے سے اختلاف کرنے کی کوشش کی، اسے امت مسلمہ نے سرطان سمجھ کر اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا، اس لئے ختم نبوت کا تحفظ یا بالفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین کا ہی ایک حصہ ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ اسے اپنا مذہبی فریضہ سمجھا ہے، امت نے ہر دور میں اپنا یہ فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا ہے اور اس فریضے کی ادائیگی میں کسی کوتاہی اور غفلت کی مرتکب نہیں ہوئی۔

ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد اپنی تاسیس کے روز اول سے تاحال مسلسل جاری ہے۔ انہی کوششوں کا تسلسل اس کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہے جو پوری آب وتاب کے ساتھ برمنگھم میں ہر سال منعقد ہوتی ہے، جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنما شریک ہوتے اور اپنے خیالات سے سامعین کو مستفید کرتے ہیں۔ اس سال بھی یہ کانفرنس برمنگھم میں ۱۴؍اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علماء، مشائخ اور اکابرین ملت ختم نبوت کی اہمیت، تردید قادیانیت اور اس سلسلے میں بزرگان دین اور امت کی قربانیاں خصوصاً جماعت کی شبانہ روز محنت پر روشنی ڈالیں گے۔ مسلمانان برطانیہ ویورپ کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

## حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ

امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے بلکہ ایک اہم بنیادی عقیدہ ہے آج اسلام کی پوری عمارت اس بنیادی عقیدہ پر قائم ہے۔ کسی عمارت کی بنیاد کھود کر اپنی جگہ سے ہٹا دینا اور یہ توقع رکھنا کہ عمارت اپنی جگہ پر قائم رہے گی ابلہ فریبی اور جنونی حرکت کے سوا کچھ نہیں۔

ملت اسلامیہ کا شیرازہ حضرت ختم المرتبت، خاتم الانبیاء، امام انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی سے قائم ہے اور یہی وجود پاکستان کا سنگ بنیاد ہے۔ جو شخص اس سے انحراف کرتا یا اسے منہدم کرتا ہے وہ اسلام، ملت اسلامیہ اور ملک تینوں سے غداری کا مرتکب ہے، جو شخص رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا

وفادار نہیں وہ ملک وملت کا بھی وفادار نہیں ہوسکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ملت اسلامیہ کا اجتماعی ضمیر کبھی برداشت نہیں کرسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کسی اور کو رحمت للعالمین کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے اور اس کے لئے تمام وہ حقوق ومناصب اور آداب والقاب تجویز کئے جائیں جو مسلمانوں کے مرکز عقیدت، سرکار دو عالم، فخر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہیں۔

قادیانیوں کا روز اوّل سے یہی وطیرہ رہا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مرکز عقیدت بنایا اور اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر لا بٹھایا اور اس کے لئے وہ تمام القابات وآداب تجویز کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہیں۔ اسی لئے مسلمانوں نے اسے کبھی برداشت نہیں کیا بلکہ ہر میدان میں اس کا مقابلہ کیا بالآخر ایک زوردار اور جاندار تحریک کے نتیجہ میں آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ کر علیحدہ کردیا گیا۔

پاکستان کی پوری پارلیمنٹ کو (قومی اسمبلی) ایک خصوصی کمیٹی قرار دے کر ان کا مسئلہ قوم کے منتخب نمائندوں کی عدالت میں پیش کردیا گیا، جس نے ان کے عقائد ونظریات پر غور وخوض، بحث ومباحثہ کیا۔ قادیانیوں کے دونوں گروپ لاہوری اور مرزائی گروپ کو باقاعدہ اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ بحث وتمحیص کے بعد متفقہ طور پر پوری قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اسے آئین کا حصہ بنایا گیا، میں اس موقع پر قادیانیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ یا تو وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر کسی تاویل کے چکر میں پڑے، سچے دل سے ایمان لائیں اور آپ کو اللہ کا آخری نبی تسلیم کریں اور آپ کے مقابلہ میں جو بھی کسی انداز میں نبوت کا دعویٰ کرے اس سے برأت کا اعلان کریں یا پھر پوری قوم کے فیصلے اور آئین کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اپنا اندراج غیر مسلموں میں کرائیں۔ اس کے ساتھ میں پوری دنیا کے مہذب انسانوں اور حکومتوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں پارلیمنٹ کے فیصلوں کا ہر جگہ احترام کیا جاتا ہے اور اسے تسلیم کیا جاتا ہے تو قادیانیوں کے بارے میں بھی ان سب کو پاکستان کی پارلیمنٹ اور اس کے آئینی فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اور قادیانیوں کی بے جا حمایت اور انہیں مسلمان باور کرانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

یورپ اور برطانیہ کی حکومت کی طرف سے قادیانیوں کی بے جا حمایت اور انہیں مسلمانوں کے حقوق دینے کی بنا پر عالم اسلام کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور یورپ مسلمانوں کے حقوق غصب کرکے ایک ایسے طبقے کو مسلمانوں کی نمائندگی دیتی ہے جن کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کوئی اچھا پیغام نہیں، اس لئے انہیں اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے۔

## حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ

(نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام برمنگھم میں اکتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کی ایک خالص دینی، مذہبی اور تبلیغی تنظیم ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کا واحد مقصد مسلمانانِ عالم میں اتفاق واتحاد، ناموس رسالت کی حفاظت، ختم نبوت کی پاسبانی اور قادیانیت کا رد اور ان کا تعاقب کرنا ہے، قادیانی فتنہ کے وجود میں آتے ہی اس کے مقابلہ کے لئے مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کے تحت ایک شعبہ ختم نبوت کے لئے قائم کردیا گیا تھا لیکن پاکستان بننے کے بعد باقاعدہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس کے پہلے امیر منتخب ہوئے اور پھر ہر دور میں اپنے وقت کے ولی کامل اس کی مسند امارت کو رونق بخشتے رہے اور ہر زمانہ میں اپنے اپنے وقت کے علماء، صلحا، اتقیاء، اولیاء اس جماعت کی سرپرستی اور اس کے ساتھ تعاون کرتے رہے، ان کے اخلاص کی برکت سے مجلس کا فیضان پورے ملک بلکہ دیگر ممالک اور دور دور تک پھیل چکا ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دلیل کی بنیاد پر بات کی ہے، اس نے ہمیشہ لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد سے گریز کیا ہے، اس کی جدوجہد ہمیشہ پُرامن رہی ہے، اس نے کبھی بھی امن وامان کا مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیا۔ الحمدللہ! مجلس تحفظ ختم نبوت کا سفر جاری ہے اور دنیا میں ہر جگہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہورہا ہے، قادیانیت ہر جگہ، ہر سطح پر خواہ وہ علمی میدان ہو یا مناظرہ کا، قلمی جہاد ہو یا تقریری، پارلیمنٹ کا میدان ہو یا عدالتوں کا ہر جگہ پسپا ہوچکی ہے اور اسے مسلمانوں سے علیحدہ ایک جماعت قرار دیا جاچکا ہے، لیکن قادیانیوں کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ اب بھی مسلمانوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور دجل وتلبیس کے راستے اختیار کرکے مسلمانوں میں گھسنے کی اور اپنے آپ کو مسلمان جتانے کی ناکام کوشش کررہے ہیں، انہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کو ہزار ظل وبروز کے پردوں میں چھپائیں یا مجدد ومہدی یا مسیح موعود کے رنگ میں پیش کریں، مسلمان ان کے بہکاوے میں آنے والے نہیں ہیں۔ قادیانیوں کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو وہ اپنے تمام کفریہ عقائد سے ہاتھ جھاڑ کر مسلمان ہوجائیں، مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا قرار دے کر اس سے برأت کا اعلان کرکے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوجائیں یا اپنے آپ کو غیر

مسلم مان لیں اور مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کا سودائے خام اپنے ذہن سے نکال دیں۔

## پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

(نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

اسلام تمام آسمانی مذاہب کا نچوڑ، اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت اور پوری کائنات کے لئے رب العالمین کا کامل ومکمل دستور حیات ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے، انسانی ہدایت وراہنمائی کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، ہر ابتدا کی ایک انتہا ہوتی ہے، جب انسانیت بلوغ کو پہنچ گئی اور عقل انسانی میں پختگی کے آثار دکھائی دینے لگے اور روحانیت میں زیادہ سے زیادہ فیضان لینے کی استعداد پیدا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آخری رسول اور آخری نبی کو آخری ہدایت نامہ دے کر بھیجا اور سلسلہ نبوت کو مکمل فرمادیا اور حکم ہوا کہ تمام بنی نوع انسان کو بتادو کہ: ”اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ (الاعراف) اور ساتھ ہی تکمیل دین کا اعلان کردیا گیا: ”آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“ (المائدہ) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے آپ جو کتاب لے کر آئے وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کے لئے کافی ہے، آپ کے بعد نہ مزید کسی ہدایت نامہ، کسی کتاب کی ضرورت ہے نہ کسی شریعت کی، آپ کی ختم نبوت پر قرآن کریم کی متعدد آیات اور بے شمار احادیث دلالت کرتی ہیں اور اس مسئلہ پر امت کا اجماع چلا آرہا ہے، امت میں آج تک کبھی اس میں دو رائے نہیں ہوئی اور نہ کبھی امت اس مسئلہ میں اختلاف کا شکار ہوئی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ چونکہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے، اس لئے دشمنانِ اسلام کا سب سے پہلا حملہ اسی عقیدہ پر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرماجانے کے بعد بلکہ آپ کی آخری حیات مبارکہ میں جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہوئے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کو نوچنے کی کوشش کی مگر امت محمدیہ نے ان کو اس ناپاک جسارت میں کامیاب نہیں ہونے دیا بلکہ دھرتی کے سینہ سے ان کا ناپاک وجود ختم کردیا اور جب بھی کسی بدباطن نے آپ کی ردائے نبوت کو چھیننے کی سعی مذموم کی تو سرطان کی طرح اسے جسد ملت سے کاٹ کر پھینک دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مسلمانوں کی نئی نسل کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کرنے اور قادیانی سازشوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے منعقد ہورہی ہے جس کو کامیاب بنانا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے اور اس میں شرکت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا اظہار ہے۔

## حضرت مولانا سیّد ارشد مدنی مدظلہ

(امیر جمعیت علماء ہند)

اسلام ایک زندہ مذہب ہے، اس کی تعلیمات ابدی اور اس کی ہدایات سرمدی ہیں، اسلام ہر دور میں، ہر طبقہ کی راہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، آج روئے زمین پر اگر آسمانی راہنمائی اپنی اصلی اور درست شکل میں کسی کے پاس موجود ہے تو وہ صرف اور صرف مسلمان ہیں، اس آسمانی ہدایت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہی ممکن ہے، کیونکہ کوئی آسمانی کتاب کسی آسمانی مذہب کے ماننے والوں کے پاس اصل شکل میں محفوظ نہیں سوائے قرآن کریم کے، کیونکہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف ایک ایک حرکت کے ساتھ بعینہٖ اسی شکل میں محفوظ ہے جس شکل میں وہ خاتم الانبیاء سرور دو عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور ان شاء اللہ قیامت تک اسی شکل میں باقی رہے گا، کیونکر رہے گا؟ کیونکہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، دشمنانِ اسلام بھی اس سے بخوبی

## قادیانی خود کو پھر مسلمان تسلیم کرانا چاہتے ہیں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (امت نیوز) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ راوی روڈ لاہور کے تحت ختم نبوت کانفرنس ٹمبر مارکیٹ میں ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہوکر کام کرنا ہوگا۔ قادیانی سازش کے تحت دستور ختم کراکر خود کو پھر سے مسلمان تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے یہود وہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ مقررین میں مولانا عبدالنعیم، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر میاں محمد رضوان نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ودیگر شامل تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ عبدالنعیم نے کہا کہ اندرون وبیرون ممالک میں کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کردی ہے۔ اسرائیل اور مرزائیل دونوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ قادیانی جہاں بھی جائیں گے، ان کا مقابلہ دلائل اور براہین سے کیا جائے گا۔ عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ مسلمان، قادیانی فتنہ اور باطل قوتوں کے استیصال کے لئے پُرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ (روزنامہ امت کراچی، یکم اگست ۲۰۱۶ء)

واقف ہیں کہ تمام آسمانی کتابوں کے برعکس قرآن کریم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ محفوظ ہے، اس لئے وہ ہمیشہ اس پر اپنا غصہ اتارتے ہیں، کبھی قرآن کریم کی توہین کرتے ہیں، کبھی اسے جلاتے ہیں، کبھی اس کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں، کبھی اس قرآن کریم میں تحریف کی کوشش کرتے ہیں، کبھی اس کے مطالب و معانی کو اپنی مرضی کا لباس پہنا کر مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کی بے بسی اور ذہنی پسماندگی کی علامت ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی خصوصاً یہود ونصاریٰ کی سازشیں مسلسل جاری ہیں اور وہ نئے نئے حربے اور ہتھکنڈے مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے رہتے ہیں۔ قادیانیت دراصل یہودیت کا چربہ ہے اور قادیانیوں نے ہمیشہ یہود کے ایجنٹ اور آلۂ کار بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر برطانیہ ویورپ کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ قدم ملا کر چلیں اور ۱۴ راگست کو ہونے والی کانفرنس میں بھرپور شرکت کرکے اسے کامیاب بنائیں۔

## حضرت مولانا مفتی محمد اسلم مدظلہ

(امیر جمعیت علماء برطانیہ)

عقیدۂ ختم نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ عقیدہ ہے اور آپ کے علوم کے امین و وارث حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین مخاطب اور آپ سے براہ راست عقیدۂ وشریعت کی تعلیم حاصل کرنے والے ہیں، ان کی تعلیم بھی یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ جو امانت لے کر آئے وہ امانت قیامت تک باقی رہے گی، آپ نے جو چراغ جلایا وہ قیامت تک بجھنے نہیں پائے گا اور جب یہ چراغ بجھے گا تو دنیا باقی نہیں رہے گی بلکہ قیامت واقع ہوجائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مجموعی طور پر قیامت تک حق پر باقی رہے گی، اجتماعی طور پر امت کبھی گمراہ نہیں ہوگی اور یہ امت اس عقیدۂ ختم نبوت پر قائم ہے یہ امت مرتو سکتی ہے لیکن اس عقیدہ سے نہیں ہٹ سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی جو کوئی بھی امت میں گھس کر فساد پیدا کرنے اور فساد پھیلانے کی کوشش کرے گا یہ جماعت اس خرابی کو دور کرتی رہے گی۔ باطل اپنے نظریات کو پھیلانے کی رات دن کوشش کر رہا ہے، اس کے مقابلہ میں علماء حقہ کی یہ جماعت میدان عمل میں ہے کیونکہ باطل کی جہد مسلسل کا جواب جہد مسلسل سے ہی دیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت حقہ کی نصرت فرمائے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس کے موقع پر اس جماعت کو اپنی اور اپنے کارکنوں کی طرف سے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں، ان شاء اللہ! وہ ہمیں ہر میدان میں اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ میں اس موقع پر جمعیت علماء برطانیہ کے تمام کارکنوں اور عوام الناس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔☆☆

## مبلغین ختم نبوت کو ہدایت

ملتان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ مبلغین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ:

۱:... طے شدہ فیصلہ کے مطابق ہر روز دو درس ضرور دیں۔

۲:... اپنا تبلیغی کارکردگی فارم خوش خط اور واضح لکھ کر ہر ماہ پابندی سے ارسال کریں۔

۳:... اپنے اپنے حلقوں میں ممبر سازی کے بعد انتخابی عمل کو جلد از جلد مکمل کرکے رپورٹ کریں۔ اہم قصبات تک میں مجلس کی تنظیم وتشکیل کریں۔

۴:... مرکزی مجلس عمومی کے لئے ان حضرات کا انتخاب فرمائیں جو مرکزی اجلاسوں میں شرکت فرماسکیں۔

## آل پاکستان چناب نگر کانفرنس:

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس: ۲۷، ۲۸ راکتوبر ۲۰۱۶ء حسب سابق جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں بروز جمعرات اور جمعہ منعقد ہوگی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری فرمائیں، زیادہ سے زیادہ رفقاء کو کانفرنس میں شرکت کے لئے آمادہ فرمائیں۔ آپ کے حلقہ میں جو نامور خطیب ہو دفتر مرکزیہ سے اجازت لے کر ان سے رابطہ اور ان کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا بھی اہتمام فرمائیں۔ اپنے قریبی مشائخ عظام اور شیوخ حدیث اور بزرگ علماء سے دعاؤں کے لئے درخواست کریں کہ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں۔

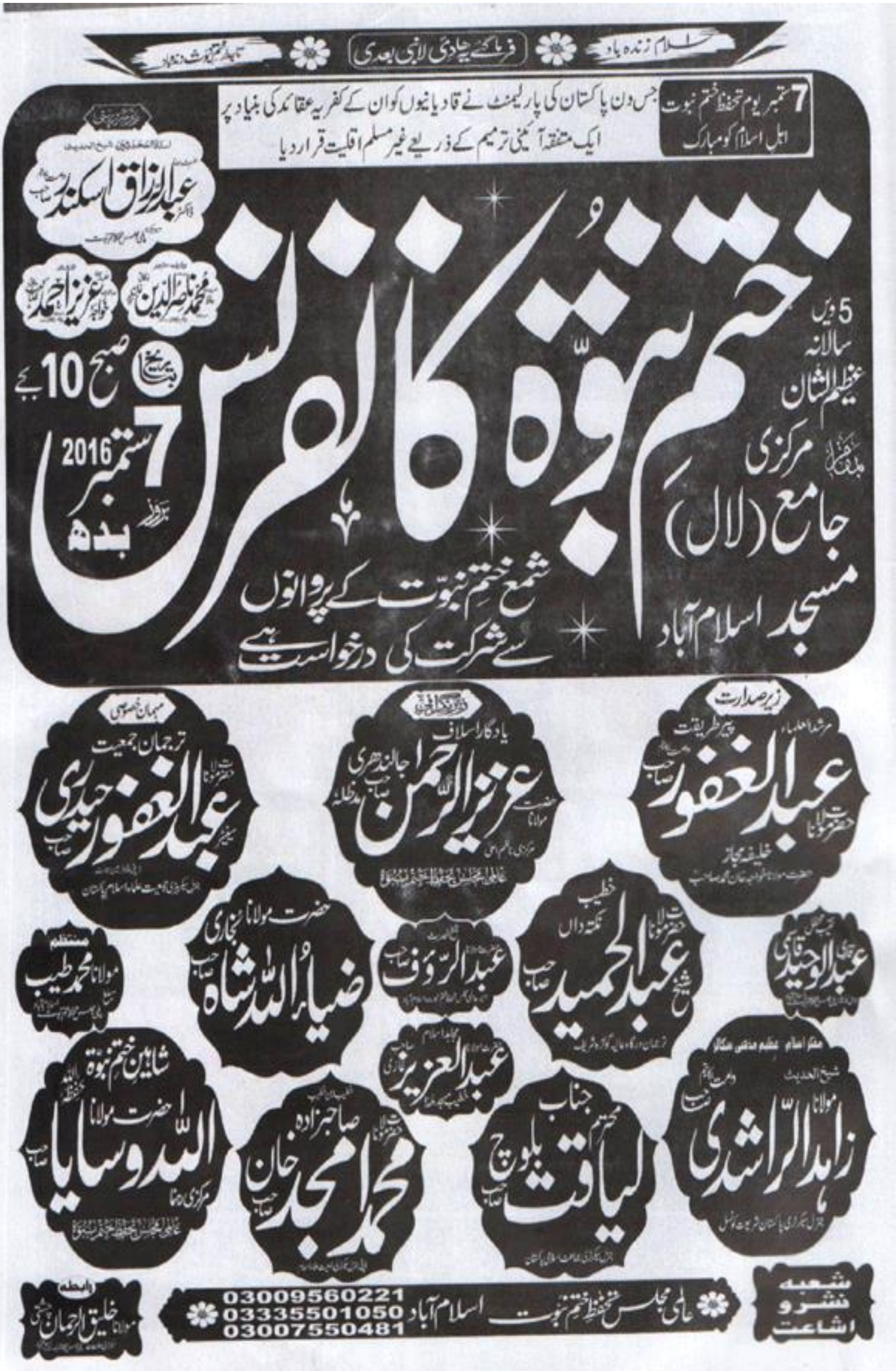
اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
7 ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت
اہل اسلام کو مبارک
جس دن پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر
ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا
عبدالرزاق اسکندر
محمد ناصر الدین
عزیز احمد
5 ویں
سالانہ
عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
مرکزی
جامع (لال)
مسجد اسلام آباد
صبح 10 بجے
7 ستمبر 2016
بروز بدھ
شمع ختم نبوت کے پروانوں
سے شرکت کی درخواست ہے
زیر صدارت
پیر طریقت
عبدالغفور صاحب
خلیفہ مجاز
یادگار اسلاف
عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مہمان خصوصی
ترجمان جمعیت
عبدالغفور حیدری صاحب
جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا
ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب
خطیب
نکتہ داں
عبدالحمید صاحب
عبدالرؤف صاحب
عبدالواحد قاسمی
منتظم
مولانا محمد طیب صاحب
عبدالعزیز صاحب
شاہین ختم نبوۃ
حضرت مولانا
اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
صاحبزادہ
محمد امجد خان صاحب
جناب
محترم لیاقت بلوچ صاحب
شیخ الحدیث
مولانا زاہد الراشدی صاحب
جنرل سیکرٹری پاکستان شریعت کونسل
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد
03009560221
03335501050
03007550481
رابطہ
مولانا خلیق الرحمان چشتی

# ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

☆......قادیانی اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

☆......دین اسلام کامل ومکمل دین ہے جس میں کسی اضافہ وترمیم یا تبدیلی کی گنجائش نہیں: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ

☆......مغربی دنیا اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز کرے: مولانا عبدالغفور حیدری

☆......عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے: حافظ ناصرالدین خاکوانی کا پیغام

رپورٹ: مولانا مفتی خالد محمود

برمنگھم ...... اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ آسمانی ہدایت نامہ اور وحی الٰہی کی روشنی میں اپنے مسائل حل کرے اسے اسلام کے دامن سے وابستہ ہونا چاہئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے روشنی حاصل کرنی چاہئے جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اور تعلق ختم کر کے دوسروں کے دامن سے وابستہ ہونا چاہتے ہیں وہ اسلام کے باغی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے باغی ہیں۔ قادیانیوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدا اور نبی مان کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ ختم کر لیا ہے۔ وہ اسلام کے بھی باغی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی باغی ہیں۔ انہوں نے خود اپنا راستہ مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ۱۴؍اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو سینٹرل مسجد برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست کے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں سے خصوصاً اور تمام عالم اسلام کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے لئے دینی تعلیم اور دین کی بنیادی باتوں اور بنیادی عقائد سے واقفیت اتنی ہی ضروری ہے جتنی انسانی زندگی کے لئے پانی اور ہوا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کسی نسلی تسلسل، کسی قومیت، کسی ذات برادری کا نام نہیں بلکہ اسلام تو ایک نظریہ، ایک اصول، ایک ضابطہ حیات کا نام ہے۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ عبودیت قائم کرنے کا، اسلام نام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور آپ کے طریقہ پر چلنے کا۔ انہوں نے کہا کہ خاص مسلم اکثریتی اور اسلامی ممالک میں بھی آج مسلمان کو مسلمان رہنے کے لئے سخت محنت اور قربانی کی ضرورت ہے اور آپ لوگ تو ایسے ملک میں رہتے ہیں، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور پھر ان ممالک میں مسلمانوں سے متعلق اچھے جذبات نہیں پائے جاتے۔ مسلمان ہمیشہ مخالف پروپیگنڈا کا شکار رہتے ہیں اور غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کی وجہ سے ایک آزمائش میں ہیں اور مشکل زندگی گزار رہے ہیں، وہاں اپنے تشخص کو برقرار رکھنے اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے تو بہت زیادہ محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے، اس لئے علماء سے اپنا تعلق جوڑیں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ کے لئے بھرپور محنت کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت اور بے توجہی سے ہم اپنا دینی تشخص کو بھی کھو بیٹھیں اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ دین کے کامل ومکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس دین میں کسی اضافہ، کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور یہی دین قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے کافی ہے، جب دین مکمل ہو چکا تو اب کسی نئے نبی کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی کسی بھی پیرایہ میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا اور آپ کو تمام انبیاء کا سردار بنایا اور آپ پر قصر نبوت کی تکمیل فرما دی۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا قادیانیوں سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں لیکن وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں میں گھس کر سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے اور ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان اور اپنے مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، یہ ہمارے لئے قابل برداشت نہیں، ہم قادیانیوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ سو سال سے زیادہ تاویل در تاویل کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کا مطالعہ کریں اور اپنے باطل نظریات کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔

چیئرمین اقرأ روضۃ الاطفال کراچی پاکستان اور ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا مفتی خالد محمود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نجات کا مدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کے لائے ہوئے دین کو ماننا ہے اور یہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ بفرض محال یہ تسلیم کرلیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اب مدار نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہیں بلکہ اس دوسرے نبی پر ایمان لانے سے نجات ہوگی تو قادیانیوں نے مسلمانوں کے مرکز وفاداری کو بدلنے کی کوشش ہے اور ان کا عقیدت ومحبت کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر اپنے پیشوا سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان اسے نہ قبول کرنے کے لئے تیار ہے نہ برداشت کرنے کے لئے۔

حافظ محمد نگین امیر ختم نبوت برطانیہ و پرنسپل اور ٹرسٹی ختم نبوت سینٹر لندن نے کہا کہ فتنہ قادیانیت ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا اس لئے پاکستان کے علماء کرام ان سے زیادہ واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علماء کرام یہاں آ کر ہمیں اور برطانیہ کے مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرتے ہیں، ہم ان کے شکر گزار ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں کے علماء کرام بھی اس سے آگاہی حال کریں اور باقاعدہ تربیت حاصل کریں کیونکہ یہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس سلسلہ میں وہ بہتر کام کرسکتے ہیں۔

مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ ختم نبوت یورپ و امام وخطیب ختم نبوت سینٹر لندن نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کا بیان کردہ عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کے امین و وارث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آگے امت تک پہنچایا اور اس عقیدہ کی حفاظت کر کے امت کو درس دیا کہ اس عقیدہ کی حفاظت جان و مال کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان غیر مسلم ممالک میں اپنے بچوں اور اولاد کی دینی تربیت کرنا ضروری ہے اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ یہاں مسلمان مدارس قائم کریں، اسلامی اسکول قائم کریں اور اپنے بچوں کو دینی ماحول دیں تاکہ یہاں کے مادر پدر آزاد ماحول سے ان کو بچایا جاسکے۔

مفتی محمد اسلم امیر جمعیت علماء برطانیہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہم دل وجان سے اس کی حفاظت کریں گے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جب بھی ضرورت ہوئی ہم دل و جان سے اس کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی اولاد کو دین کے عقائد سمجھانے چاہئیں خصوصاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت ان کے دلوں میں بٹھانی چاہئے کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں کامیابی آپؐ کے طریقہ سے وابستہ ہے۔

مولانا ابراہیم خان خطیب مدنی مسجد بریڈفورڈ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز پوشیدہ ہے اور اس امت کی بقا کا ضامن ہے اگر یہ عقیدہ درمیان سے نکل جائے تو امت امت نہ رہے گی بلکہ نبوتوں کے دعوؤں سے امتیں جنم لیں گی۔

مولانا خلیل الرحمٰن نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے، جو اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت امت محمدیہ کو عطا کیا گیا، یہ دین زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے، دین اسلام ان تمام اصول وضوابط اور ہدایات واحکام سے مزین ہے جو انسانی فلاح و بہبود کے لئے درکار ہیں۔ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور قوم اور ملت کے پاس مکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود نہیں اور وہ انسانیت کی الجھی ہوئی گتھیوں کو اپنی عقل خام اور فکر نارسا سے حل کرنا چاہتی ہیں اور آسمانی ہدایت نامہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اور وحی الٰہی کی روشنی سے محروم ہونے کی بنا پر خود بھی تاریک وادیوں میں بھٹک رہی ہیں اور دوسروں کی راہنمائی سے بھی قاصر ہیں۔

اس کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ جب کہ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری فخر الزمان نے حاصل کی اور نعت شریف قاری عبدالماجد، بھائی شوکت گلاسکو اسکاٹ لینڈ نے پیش کی۔

## دوسری نشست:

مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے پیغام میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، یہ عقیدہ

باقی ہے تو دین کی پوری عمارت برقرار ہے، اس عقیدہ ختم نبوت نے پوری امت مسلمہ کو متحد کر دیا ہے اور انہیں وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، اس عقیدہ نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں منسلک کر دیا ہے جسے زمینی حدود و قیود، زبان و رنگ اور نسل و تہذیب کی تفریق ختم نہیں کر سکتی۔ اسی دینی رشتہ کی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور اسی جذبہ کے تحت دور دراز سے اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس آتے ہیں اور انہیں دین کی بنیادی عقائد خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کسی خاص جماعت یا کسی خاص طبقہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں، ہم انہیں فکر مندی اور دردمندی سے دعوت دیتے ہیں کہ وہ جھوٹی نبوت سے علیحدہ ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں آخری نبی مان کر کل روز محشر آپ کی شفاعت کے حق دار بنیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ قرآن کریم کا اعجاز اور اس کا قیامت تک باقی رہنا اور اس میں ایک ایک حرف، ایک نکتہ کا تبدیل نہ ہونا اور پوری امت مسلمہ کا اس قرآن کریم کی تعلیم سے وابستہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور امت مسلمہ کے لئے بڑے فتنوں کا دور ہے، لیکن آج کا سب سے بڑا المیہ پورے اسلامی معاشرہ پر مغربی تہذیب کی یلغار ہے، نئی نسل کے دماغ کو بے دینی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہ دین اسلام اور اسلاف سے نفرت و بیزاری پیدا کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں، تہذیب جدید کے متوالے یہود و نصاریٰ اور غیروں کی نقالی اور ان کی تہذیب و تمدن کو اپنانے میں اپنے لئے فخر محسوس کر رہے ہیں، ایسے میں ان فتنوں سے بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ اس کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنایا جائے۔

مولانا عبدالغفور حیدری ڈپٹی چیئرمین سینیٹ آف پاکستان نے کہا کہ یورپ میں اسلام کے حوالہ سے سنگین غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کا تدارک ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات نے ہر موقع پر دہشت گردی کا راستہ روک کر امن و امان کے قیام کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب مسلمانوں کے قتل عام سے گریز کرے اور انہیں بھی کرۂ ارض پر آزادی سے جینے کا حق دے۔ دہشت پسند گروہوں نے اسلام کا نام لے کر دہشت گردی نہیں کی تو مغربی میڈیا انہیں مسلم دہشت گرد کیوں کہتا ہے؟ اخبارات و جرائد، انٹرنیٹ اور مختلف ٹی وی چینلز اسلام، مسلمانوں اور دینی مدارس کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کا سلسلہ ترک کر کے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان جاری جنگ کے خاتمے کے لئے کوششیں کریں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی دنیا اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز کرے، دھوکا دہی کے ذریعہ اسلام کو نہ دبایا جا سکتا ہے اور نہ ختم کیا جا سکتا ہے۔

مولانا عبدالرشید ربانی خطیب جامع مسجد باٹلے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا، اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اس دین کے بعد اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جانے کے بعد اب کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت امت کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے: ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت۔'' آج اس پرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن و سنت سے راہنمائی حاصل کریں۔

مولانا عطاء الرحمٰن ممبر سینیٹ آف پاکستان نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے، وہ ہمیشہ امن و سلامتی کا درس دیتا ہے اور جھگڑے فساد سے روکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ہمیشہ جھگڑے فساد سے اجتناب کیا ہے اور اسلام کی سدابہار تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اس کو سلامتی کا راستہ اختیار کیا ہے، ہاں جب بھی کسی نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور اپنے باطل نظریات و عقائد کو دجل و تلبیس سے مسلمانوں میں پھیلانا چاہا تو ہم نے دلائل کی بنیاد پر ان مغالطوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیشہ دلیل سے اپنی بات سمجھائی ہے اور مخالف کے دجل و فریب کو آشکارا کیا ہے یہ ہمارا دینی فریضہ ہے اور ہم اپنا یہ فریضہ ہمیشہ انجام دیتے رہیں گے۔

حاجی عبدالحمید خطیب ختم نبوت سینٹر بلجیئم نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت عین ایمان ہے اگر کسی کے دل میں آپ کی محبت نہیں تو اس کے ایمان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی ہمیشہ حفاظت کرتی آئی ہے اور اس کے لئے اپنا مال، اپنی جان قربان کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے اور امت مسلمہ ایک لمحہ کے لئے آپ کی عزت و ناموس کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔

مولانا اسماعیل رشیدی نے کہا کہ قادیانیوں کو

الحمدللہ! علماء کی محنت اور صحیح راہنمائی کی وجہ سے اپنے مذموم مقاصد میں کامیابی نہیں ہوتی، علماء کرام ہر میدان میں دین کی صحیح تصویر اور اس کی اصل تعلیمات سے عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں اس لئے یورپ کے مسلمانوں کو خصوصیت سے چاہئے کہ وہ علماء سے جڑے رہیں ان سے ہمیشہ رابطہ رکھیں۔

مفتی سعید الرحمٰن بریڈفورڈ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے اور بھیڑیے کی عادت ہے کہ ہمیشہ وہ اس بکری پر حملہ کرتا ہے جو ریوڑ سے علیحدہ ہو جائے اور چروا ہے کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائے۔ اس لئے جو لوگ علماء سے رابطہ نہیں رکھتے مسلمانوں کی اجتماعیت سے علیحدہ ہوتے ہیں وہ شیطان کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

حافظ محمد اقبال امام وخطیب ختم نبوت سینٹر 35 اسٹاک ویل گرین لندن نے کہا کہ محبت رسول کا تقاضا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت کو اپنائیں، آپ کے طریقہ پر چلیں، آپ کے دوستوں سے محبت کریں اور آپ کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھیں۔

مفتی سیف الرحمٰن زرتی توکلی مسجد بریڈفورڈ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے کیونکہ یہ دھوکا و فریب سے کام لیتا ہے اور مسلمانوں میں گھس کر اسلام اور مسلمان کے نام سے فتنہ پھیلاتا ہے، ان کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل لگا کر اسے فروخت کیا جائے۔ اس وجہ سے اس فتنہ کی سنگینی بہت بڑھ جاتی ہے، اسی لئے علماء نے ہمیشہ اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور ہر طبقہ کے علماء نے محنتیں کیں لیکن علماء دیوبند کی اس سلسلہ میں خدمات سب سے زیادہ اور روز روشن کی طرح واضح ہے۔ ہمیں اپنے اکابر کی تحریروں کو پڑھنا چاہئے اور اپنے آپ کو دلائل سے مسلح کرنا چاہئے تاکہ کوئی ہمیں مغالطہ میں ڈال کر گمراہ نہ کر سکے۔

کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کی۔ تلاوت کی سعادت مولانا افضال برمنگھم نے حاصل کی جبکہ حمد و نعت شریف سید ابرار حسین شاہ ڈربی نے پیش کی۔ کانفرنس میں صاحبزادہ سعید احمد، مولانا محمد بلال، مفتی سہیل احمد، مولانا ممتاز الحق، مولانا سہیل یعقوب باوا، مولانا علی بھائی، مفتی طارق علی شاہ، مولانا ابراہیم، بابائے برمنگھم مولانا خورشید احمد، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا محمد سلیم، مولانا اکرام اللہ، قاری ممتاز، مولانا اسلم زاہد، پیر حافظ انور، مفتی عبدالقادر، مولانا عبدالباری، حافظ اسامہ رحمانی، معاویہ انور، سفیان انور، نعمان مصطفیٰ و دیگر علماء کرام اور ہزاروں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے۔ اس طرح یہ عظیم الشان کانفرنس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ ☆☆

# اسلام کی تعلیمات میں پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغام ہے

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

راچڈیل (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کے اعزاز میں راچڈیل کی جامع مسجد میں جناب حافظ محمد اکرام ناظم نشر واشاعت جمعیت علماء اسلام برطانیہ نے عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ آف پاکستان مولانا عبدالغفور حیدری، مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا مفتی خالد محمود، مفتی محمد اسلم امیر جمعیت علماء اسلام (برطانیہ) حافظ محمد انور، مولانا خلیل الرحمٰن، مفتی محمد سہیل، نعمان مصطفیٰ، و دیگر علماء اور کارکنان نے شرکت کی۔ اس موقع پر امیر مرکزیہ مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام آفاقی مذہب ہے، اس کی تعلیمات میں پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغام ہے۔ بدقسمتی سے مغربی دنیا میں مسلمانوں کو تشدد پسند، تنگ نظر اور دہشت گرد باور کرایا جاتا ہے، حالانکہ اسلام کا تشدد پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام بے گناہوں کا خون بہانے کے سخت خلاف ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عین حالت جنگ میں بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور کمزوروں پر ہاتھ اٹھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان تو انسان، اسلام تو جانوروں کے ساتھ بھی نرمی اور حسن سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کو ۱۴ راگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کی دعوت دی اور کہا کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور برطانیہ کی تمام مذہبی اور دینی جماعتوں کے نمائندے اس کانفرنس میں شریک ہو کر برطانوی قوانین کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنے عقائد پر مضبوطی سے جمے رہنے، بہترین مسلمان، محبت و الفت کا داعی بننے اور ایک اچھے انسان اور برطانوی شہری کا روپ دھارنے اور اسلام کے بارے میں غلط تاثرات کو دور کرنے کے لئے جدوجہد کی دعوت دیں گے۔

# دینِ اسلام ہی امن و سکون کا گہوارا

جاوید اختر ندوی

آج دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں، ان کی اولین ذمہ داری دین اسلام کی حیات بخش تعلیمات پر عمل آوری ہے اور نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے کام و پیام کو پہلے اپنے عمل، اخلاق اور سلوک و روش سے آشکارا کرنا ہے، پھر جہاں جن لوگوں میں وہ بستے ہیں، ان ہی کی زبانوں میں ان کے سامنے دین اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف و تعلیمات پیش کرنا اور دشمنان اسلام کی طرف سے ان کے ذہنوں اور دماغوں میں پیوست کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا ہے، جن علاقوں میں اسلامی نظام حکومت ہے وہاں سب سے پہلے یہ ذمہ داری حکومت کی بنتی ہے اور جہاں اسلامی طرز حکومت نہیں وہاں مسلم تحریکوں، تنظیموں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جانب خاطر خواہ توجہ دیں، ورنہ اس دنیا میں اس کوتاہی و غفلت کے جو نتائج سامنے آرہے ہیں اور آئیں گے وہ ظاہر ہیں، آخرت میں رب ذوالجلال کے سامنے ہم ذمہ دار ہوں گے کہ یہ امت آخری امت ہے اور اس کے نبی آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور خالق کائنات نے اس امت کو برپا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ نبوت کے کام کو قیامت تک انجام دے، اس کے نتیجہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مقام دیا گیا جو کسی دوسری امت کو نصیب نہیں ہوا۔

ایسا نہیں ہے کہ اس سمت میں بالکل مایوسی ہے اور دعوت اسلام کا کام نہیں ہو رہا ہے، کچھ کام حکومتی سطح پر اور کچھ عوامی سطح پر ایسے انجام پا رہے ہیں جو بڑے قابل ستائش اور ہمت افزا ہیں اور ان سے ہمیں یہ مثبت پیغام ملتا ہے کہ مسلمان آج بھی اپنے اخلاق و اعمال کو دین رحمت کے سانچہ میں ڈھال لیں تو لوگوں کے دل آج بھی کھلے ہیں، وہ مغرب کی چالبازیوں اور ملمع سازیوں سے واقف ہوتے ہی دین اسلام کے آغوش میں بھولے بھٹکے بچے کی طرح دوڑ کر پناہ لے لیتے ہیں، مغرب کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ان کو تلاش حق میں ضرور تاخیر ہو جاتی ہے مگر جب حق ان کے سامنے واضح ہو جاتا ہے تو وہ اس کو گلے لگانے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتے، پھر اس کے ایسے پُر جوش داعی بن جاتے ہیں کہ ان کے جذبۂ دعوت دین کو دیکھ کر ہم پشتینی مسلمانوں کو شرم آتی ہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داری کا کسی قدر احساس ہوتا ہے۔

اسی دینی فریضہ کے تحت سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے شمال میں قائم دفتر برائے دعوت و ارشاد کے تحت ہفتہ واری دعوتی پروگرام میں شامل ہونے والے غیر مسلم افراد میں سے ۸۱۴ افراد نے پورے اطمینان کے بعد اور انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ دین اسلام قبول کرنے کا اعلان کردیا۔

واضح رہے کہ ریاض کے شمال میں قائم اس دفتر کی جانب سے ہر ہفتہ ریاض کی کسی ایک یا دو کمپنیوں کے ساتھ میٹنگ کرکے اس کے غیر مسلم ملازمین کو کسی بڑے ہال میں خصوصی طور پر مدعو کیا جاتا ہے، جس میں اولاً جسمانی دعوت یعنی کھانے کا پروگرام ہوتا ہے پھر کھیل کود کا پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے جس میں والی بال، باسکٹ بال اور ٹینس شامل ہیں، اس کے بعد روحانی دعوت کا خاص اہتمام ہوتا ہے، جس میں دو قیمتی محاضرے ہوتے ہیں، ایک محاضرہ غیر مسلم حضرات کے لئے ہوتا ہے، جس میں دین اسلام کی خصوصیات اور دیگر ادیان کے مقابلہ میں اس کی فضیلت و اہمیت بیان کی جاتی ہے، دوسرا محاضرہ نومسلم حضرات کے لئے ہوتا ہے، جس میں اسلام اور ایمان کے ارکان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوتا ہے، اخیر میں کھیل کود اور علمی مقابلوں میں کامیاب ہونے والوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں اور پھر ہر کسی کو ان کی قیام گاہ تک پہنچا دیا جاتا ہے، چنانچہ دفتر دعوت و ارشاد کے زیر انتظام گزشتہ سال اس قسم کے ۴۱ پروگرامز ترتیب دیئے گئے تھے جس میں ۳۲۲۸ افراد نے شرکت کی اور الحمد للہ! ۳۹۳ افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا، یعنی شرکت کرنے والوں میں سے ۱۷ فیصد افراد مسلمان ہوئے اور سال رواں اب تک ۱۹ پروگرامز رکھے جاچکے ہیں، جن میں ۱۲۷۵۰ افراد شریک ہو چکے ہیں، ان میں سے ۳۵۱ افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کردیا ہے۔

یہ ایک نمونہ ہے، آج بھی کسی جگہ چند بیدار مغز و باحوصلہ مسلمان اس طرح کے پروگرام ترتیب دیتے ہیں اور اس میں دین اسلام کی صداقت و حقانیت کو بیان کرتے ہیں، تو بعید نہیں کہ شریک ہونے والے غیر مسلموں میں بہتیرے اس پیغام پر کان دھریں اور کشاں کشاں اس کی نجات بخش تعلیمات کے اسیر ہو جائیں اور ایسا ہو بھی رہا ہے، چنانچہ آسٹریلیا کے ایک ریسٹورنٹ میں ایک مخلص مسلمان نے اس ترکیب

کو آزمایا اور وہ کامیاب رہے، آسٹریلیا میں ایک ریسٹورنٹ کے مسلمان مالک نے نوٹس بورڈ پر یہ عبارت لکھ دی کہ: ”آپ کچھ اسلام کے بارے میں جاننا چاہیں گے؟“ اس کے ذریعہ وہ دنیا و آخرت دونوں کا ثواب اور منافع کمانے کی کوشش کر رہے ہیں، مکمل عبارت کچھ یوں ہے کہ: ”ہم مسلمان ہیں، اگر آپ دین اسلام کے بارے میں کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔“

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس نوٹس بورڈ پر اس اعلان کی وجہ سے صرف پہلے ہی دن ۱۸۰۰ افراد نے اسلام کے بارے میں سوالات کئے جو یقیناً آسٹریلوی عوام میں اسلام کے حوالے سے ان کی رغبت کا واضح ثبوت ہے۔

اس پروگرام کو ترتیب دینے والی مسلم خاتون حنا اسفیری کا کہنا ہے کہ اکثر سوالات خواتین کے حجاب، اسلام میں مرد و زن کے درمیان مساوات کے حوالے سے ہوتے ہیں، بہرحال اس پروگرام سے عام افراد کو دین اسلام کی تعلیمات جاننے اور بہت ساری غلط فہمیوں کے ازالہ کا بہترین موقع مل رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کے تئیں لوگوں میں تجسس بڑھ رہا ہے اور وہ اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، جو منفی باتیں اس دین کے تعلق سے ان تک پہنچتی ہیں، ان کے جوابات چاہتے ہیں اور جب وہ حقیقت سے واقف ہوتے ہیں تو ان کی حیرت و تعجب کی انتہا نہیں رہتی، بالآخر وہ دین اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیتے ہیں، برطانیہ ایک ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی تعداد شروع میں بہت کم تھی مگر نائن الیون کے بعد جو انقلاب آیا، اس نے اسلام کے لئے وہاں کے باشندوں کے دلوں کو کھول دیا اور تازہ اطلاع کے مطابق انگلینڈ اور ویلز میں پیدا ہونے والے ہر دس بچوں میں سے ایک بچہ کا نام مسلمان کی حیثیت سے رجسٹرڈ کیا جاتا ہے، جو اس ملک میں مسلمانوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کی واضح دلیل ہے، اسی طرح مردم شماری کے حکومتی ادارہ کی رپورٹ برائے سال ۲۰۱۱ء یہ بتلاتی ہے کہ ۳۱۷۹۵۲ کی تعداد میں نو فیصد وہ مسلمان بچے ہیں، جن کی عمر پانچ سال سے کم ہے۔

اس طرح مذکورہ تعداد موجودہ مسلمانوں کی تعداد ۴۔۸ سے دُگنی ہو جاتی ہے، جب کہ عمر رسیدہ یعنی ۸۵ سالہ مسلمان افراد کی تعداد ہر ۱۲۰۰ افراد میں سے صرف ایک ریکارڈ کی گئی ہے، ۵ سال سے کم عمر بچوں کی مذکورہ بالا تعداد کا مطلب یہ ہے کہ ۲۰۰۱ء کے مقابلے میں مسلمان بچوں کی پیدائش میں ۸۰ فیصد تک اضافہ ہو چکا ہے۔

اس حوالے سے آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈیوڈ کولمان کا کہنا ہے کہ یہ تعداد یقیناً حیران کن ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ خصوصاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں میں بچوں کی پیدائش کے تناسب میں اضافہ ہے، دوسری جانب جہاں ان میں تعداد کے اعتبار سے اضافہ ہو رہا ہے، وہیں ان کے نوجوانوں میں دین سے دوری اور لاتعلقی میں واضح کمی محسوس کی جارہی ہے اور پھر مسلم کمیونٹی میں ۲۵ سال کے قریب نوجوانوں کا تناسب ۴۸ فیصد ہے جو دیگر مذاہب کے ماننے والے نوجوانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے، چنانچہ اس وقت بچوں اور نوجوانوں میں اولاً عیسائیت کے ماننے والے اور دوسرے نمبر پر مسلمان ہیں، تیسرے نمبر پر ہندو مذہب کے ماننے والے اور پھر سکھ آتے ہیں۔

برطانیہ کے ایک ایک اور ملک جہاں تیزی سے اسلام میں لوگ داخل ہو رہے ہیں، اٹلی ہے، ان دنوں اٹلی میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف آراء سامنے آرہی ہیں، جہاں تک یہاں مہاجرین کا تعلق ہے تو ان میں ایک تہائی سے کچھ زیادہ مسلمان ہیں، اس اعتبار سے اٹلی میں اس وقت کوئی ڈیڑھ ملین مسلمان آباد ہیں، مگر جو لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں، آخر وہ کتنی تعداد میں ہیں تو متحدہ مسلم کمیونٹی اٹلی کے اعداد و شمار کے مطابق ان کی تعداد ہر سال ۷۰ ہزار کے قریب ہوتی ہے اور کچھ اداروں کا خیال ہے کہ ۷۰ ہزار نہیں بلکہ ہر سال ۵۰ ہزار اٹلی کے اصل باشندے دین اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، بہرحال تعداد جو بھی ہو سرکاری مردم شماری کے مطابق اس وقت اٹلی کی شہریت رکھنے والے مسلمانوں کی کل تعداد ایک لاکھ پندرہ ہزار کے قریب ہے، ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو پیدائشی طور پر اٹلی کے علاوہ کسی اور ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔

آخر میں ایک اور ملک کے حوالے سے بڑی مسرت آگیں خبر ہے وہ ملک اسپین ہے، جہاں سے اسلام کو ملک بدر کر دیا گیا تھا اور وہاں کی سرزمین برسہا برس سے اذانوں کے لئے ترس گئی تھی، اللہ تعالیٰ کا شکر و کرم ہے کہ وہاں پھر مسلمان بیدار ہو رہے ہیں اور دعوت دین کا فریضہ بڑی حکمت عملی اور بیداری مغزی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں، جامع ازہر، مصر کی جانب سے اسپین میں مقیم مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے جمع کی جانے والی معلومات کے مطابق ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۵ء کے درمیان یہاں کے مسلمانوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، چنانچہ ۲۰۱۵ء کے اخیر تک اسپین کے جملہ مسلمانوں کی تعداد ۱۸۸۷۹۰۶ ریکارڈ کی گئی ہے، اس میں ۲۰۱۰ء کے مقابلے میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوا ہے، اسی طرح ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۳ء کے درمیان مسلمان اسپین کی جملہ آبادی کا ۳ فیصد حصہ تھے جبکہ ۲۰۱۴ء میں یہ تعداد ۴ فیصد کو پہنچ چکی تھی اور ۲۰۱۵ء میں تعداد اب الحمدللہ ۷ فیصد ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اپنی دعوتی ذمہ داریاں انجام دینے کی توفیق اور قوت و صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

# حضرت ابوایوب انصاریؓ

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

پچھلے دنوں ہمارے مخلص دوست اور ہمدرد ملک ترکی میں چند خود غرض، دشمنوں کے اشاروں پر چلنے والے فوجیوں نے صدر رجب طیب اردوان کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کی۔ صدر کی آواز پر لبیک کہہ کر عوام اور پولیس نے اس کو ناکام بنادیا اور تمام ملک دشمن عناصر کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالدیا۔ ترکی اور پاکستان دو اہم مسلمان ممالک ہیں، ان کی آزادانہ پالیسی مغربی ممالک کو پسند نہیں ہے اور وہ کسی نہ کسی طریقے اور بہانے سے ہمیں غیر مستحکم کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ ترکی میں سازش کے دوران جب شہر کے مناظر دکھائے گئے تو میرے اور میرے سینئر رفقائے کار کے دل میں خوشگوار یادیں تازہ ہوگئیں۔ ہم لاتعداد مرتبہ استنبول گئے ہیں ہمارے وہاں چند مخلص صنعت کاروں سے تجارتی تعلقات تھے۔ استنبول بہت ہی خوبصورت شہر ہے۔ شہر میں باسفورس ہونے کی وجہ سے جہازوں اور کشتیوں کی آمد و رفت بہت ہی دلکش مناظر پیش کرتی ہے۔ کھانے نہایت ہی لذیذ ہوتے ہیں۔ ہماری طرح گوشت زیادہ اور شوق سے کھاتے ہیں۔ پورے شہر میں بڑے بڑے سائن بورڈ لگے ہیں جن پر ''سلطان ایوب'' لکھا ہے۔ شہر میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کا اعلیٰ مزار ہے اور اس سے ملحقہ ایک خوبصورت مسجد بھی ہے۔ ہمارا اصول تھا کہ ہم ہمیشہ ان کے مزار پر جاتے تھے فاتحہ پڑھتے تھے اور اگر نماز کا وقت ہو تو نماز ورنہ دو نفل ادا کرتے تھے۔ اس مزار پر آپ جائیں تو نظر آنے والی شان و شوکت و رُعب سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ترک عوام حضرت ابوایوبؓ انصاریؓ کی بے حد عزت کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں۔

ترکی میں پرانی عمارتیں بہت اعلیٰ اور خوبصورت ہیں۔ ترکی نے چونکہ مشرقی یورپ پر طویل عرصے تک حکمرانی کی تھی اس لئے وہاں کی اعلیٰ طرز تعمیر اپنائی تھی۔ باسفورس کے کنارے واقع لاتعداد محلات نہایت ہی خوبصورت اور قابل دید ہیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا المعروف اتاترک کی رہائش گاہ دولما باشے (استنبول) قابل دید ہے۔ یہی اعلیٰ معیار ترکوں نے صدیوں پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر میں بہت اچھی طرح (محرابیں بنا کر) کی تھی اور حُمس (شام) میں حضرت خالد بن ولیدؓ کا مزار قابل دید اور اعلیٰ تعمیر کا نمونہ ہے۔ ہم (میں اور رفقائے کار) سرکاری دورے پر شام گئے تھے۔ ہم نے حمس میں ایک اچھی یونیورسٹی دیکھی تھی اور حضرت خالد بن ولیدؓ کا اعلیٰ مزار بھی دیکھا تھا۔

دیکھئے بات کہاں سے کہاں جا پہنچی۔ بات حضرت ابوایوب انصاریؓ سے نکلی ہے۔ میرے نہایت قابل و عزیز دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد الغزالی نے پچھلے دنوں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے متعلق ایک ای میل بھیجی تھی وہ اتنی دلچسپ اور اہم ہے کہ آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سال پیشتر یمن کا بادشاہ تبع حمیری تھا، ایک مرتبہ اپنی سلطنت کے دورے کو نکلا، بارہ ہزار عالم اور حکیم اور ایک لاکھ بتیس ہزار سوار، ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ اپنے ہمراہ لئے اس شان سے نکلا کہ جہاں بھی پہنچتا اس کی شان و شوکت دیکھ کر مخلوق خدا چاروں طرف نظارے کو جمع ہوجاتی تھی۔ یہ بادشاہ جب دورہ کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا تو اہل مکہ سے کوئی اسے دیکھنے نہ آیا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اپنے وزیر اعظم سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس شہر میں ایک گھر ہے جسے بیت اللہ کہتے ہیں، اس کی اور اس کے خادموں کی جو یہاں کے باشندے ہیں تمام لوگ بے حد تعظیم کرتے ہیں اور جتنا آپ کا لشکر ہے اس سے کہیں زیادہ دور اور نزدیک کے لوگ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور یہاں کے باشندوں کی خدمت کر کے چلے جاتے ہیں، پھر آپ کا لشکر ان کے خیال میں کیوں آئے۔ یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں اس گھر کو کھدوا دوں گا اور یہاں کے باشندوں کو قتل کرادوں گا۔ یہ کہنا تھا کہ بادشاہ کے ناک، منہ اور آنکھوں سے خون بہنا شروع ہوگیا اور ایسا بدبودار مادہ بہنے لگا کہ اس کے پاس بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی، اس مرض کا علاج کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ شام کے وقت بادشاہی علماء میں سے ایک عالم ربانی تشریف لائے اور نبض دیکھ کر فرمایا، مرض آسمانی ہے اور علاج زمین کا ہورہا ہے، اے بادشاہ! آپ نے اگر بری نیت کی ہے تو فوراً اس سے توبہ کریں، بادشاہ نے دل ہی دل میں بیت اللہ شریف اور خدام کعبہ سے متعلق اپنے ارادے سے توبہ کی، توبہ کرتے ہی اس کا وہ خون اور مادہ بہنا بند ہوگیا، اور پھر صحت کی خوشی میں اس نے بیت اللہ شریف کو ریشمی غلاف چڑھایا اور شہر کے ہر باشندے کو سات سات اشرفی اور سات سات ریشمی جوڑے نذر کئے۔ پھر یہاں سے چل کر مدینہ منورہ پہنچا تو ہمراہ علماء نے جو کتب سماویہ کے عالم تھے وہاں کی مٹی کو سونگھا اور کنکریوں کو دیکھا اور نبی آخر الزماں

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انھوں نے پڑھی تھیں، ان کے مطابق اس سرزمین کو پایا تو باہم عہد کرلیا کہ ہم یہاں ہی مرجائیں گے مگر اس سرزمین کو نہ چھوڑیں گے، اگر ہماری قسمت نے یاوری کی تو کبھی نہ کبھی جب نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہوجائے گا ورنہ ہماری قبروں پر تو ضرور کبھی نہ کبھی ان کی جوتیوں کی مقدس خاک اڑکر پڑ جائے گی جو ہماری نجات کے لئے کافی ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے ان عالموں کے واسطے چار سو مکان بنوائے اور اس بڑے عالم ربانی کے مکان کے پاس حضور کی خاطر ایک دو منزلہ عمدہ مکان تعمیر کروایا اور وصیت کردی کہ جب آپ تشریف لائیں تو یہ مکان آپ کی آرام گاہ ہو اور ان چار سو علماء کی کافی مالی امداد بھی کی اور کہا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو اور پھر اس بڑے عالم ربانی کو ایک خط لکھ دیا اور کہا کہ میرا یہ خط اس نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کردینا اور اگر زندگی بھر تمہیں حضور کی زیارت کا موقع نہ ملے تو اپنی اولاد کو وصیت کردینا کہ نسلاً بعد نسلاً میرا یہ خط محفوظ رکھیں حتی کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ یہ کہہ کر بادشاہ وہاں سے چل دیا۔ وہ خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ہزار سال بعد پیش ہوا، کیسے ہوا اور خط میں کیا لکھا تھا؟ سنئے اور عظمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھئے۔

”کمترین مخلوق تبع اول حمیری کی طرف سے شفیع المذنبین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اما بعد: اے اللہ کے حبیب! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور جو کتاب آپ پر نازل ہوگی اس پر بھی ایمان لاتا ہوں اور میں آپ کے دین پر ہوں، پس اگر مجھے آپ کی زیارت کا موقع مل گیا تو بہت اچھا و غنیمت اور اگر میں آپ کی زیارت نہ کرسکا تو میری شفاعت فرمانا اور قیامت کے روز مجھے فراموش نہ کرنا، میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی آمد سے پہلے ہی بیعت کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اس کے سچے رسول ہیں۔ شاہ یمن کا یہ خط نسلاً بعد نسلاً ان چار سو علماء کے اندر حرز جان کی حیثیت سے محفوظ چلا آیا، یہاں تک کہ ایک ہزار سال کا عرصہ گزر گیا، ان علماء کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ مدینہ کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہوگیا اور یہ خط دست بدست مع وصیت کے اس بڑے عالم ربانی کی اولاد میں سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے پاس پہنچا اور آپ نے وہ خط اپنے غلام خاص ابولیلیٰ کی تحویل میں رکھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ کی الوداعی گھاٹی مثنیات کی گھاٹیوں سے آپ کی اونٹنی نمودار ہوئی اور مدینہ کے خوش نصیب لوگ محبوب خدا کا استقبال کرنے کو جوق در جوق آرہے تھے اور کوئی اپنے مکانوں کو سجا رہا تھا تو کوئی گلیوں اور سڑکوں کو صاف کررہا تھا اور کوئی دعوت کا انتظام کررہا تھا اور سب یہی اصرار کررہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو جس گھر میں یہ ٹھہرے گی اور بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ ہوگی، چنانچہ جو دو منزلہ مکان شاہ یمن تبع حمیری نے حضور کی خاطر بنوایا تھا وہ اس وقت حضرت ایوب انصاریؓ کی تحویل میں تھا، اسی میں حضور کی اونٹنی جاکر ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ابولیلیٰ کو بھیجا کہ جاؤ حضور کو شاہ یمن تبع حمیری کا خط دے آؤ جب ابولیلیٰ حاضر ہوا تو حضورؐ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا تو ابولیلیٰ ہے؟ یہ سن کر ابولیلیٰ حیران ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا: میں محمد رسول اللہ ہوں، شاہ یمن کا جو خط تمہارے پاس ہے لاؤ وہ مجھے دو، چنانچہ ابولیلیٰ نے وہ خط دیا، حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا، صالح بھائی تبع کو آفرین و شاباش ہے۔“ (سبحان اللہ!) میں صدقے یارسول اللہ!۔“ (بحوالہ کتب: میزان الادیان، کتاب المستظرف، حجۃ اللہ علی العالمین، تاریخ ابن عساکر)

حضرت ابوایوب انصاریؓ کا اصل نام خالد بن زید بن کلیب تھا، آپ مدینہ میں پیدا ہوئے تھے اور بنی نجار قبیلے سے تعلق تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی صحابی تھے۔ آپ انصار تھے اور ۶۲۲ سن عیسوی میں رسولؐ کی ہجرت کے بعد آپؓ کے میزبان تھے۔ مصر کی فتح کے بعد آپؓ نے مصر میں رہائش اختیار کرلی، مسجد عمرو بن العاصؓ کے پاس ایک گھر میں رہنے لگے اور آپؓ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لیکر حضرت معاویہؓ کے دور تک مسلسل جنگوں میں حصہ لیا۔

حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں جب یزید بن معاویہ کی سربراہی میں مسلمان فوج نے، جس میں نہایت بہادر تجربہ کار، جید صحابہ بھی تھے، استنبول کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوایوب انصاریؓ ضعیف العمری کے باوجود اس میں شامل تھے۔ صحیح مسلم میں حدیث مبارک ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو فوج استنبول فتح کرے گی وہ تمام کی تمام جنت میں داخل ہوگی۔ جنگ کے دوران آپ کی طبیعت بہت خراب ہوگئی اور یزید کے پوچھنے پر کہ آپ کی کوئی خواہش ہے آپؓ نے فرمایا کہ مجھے دشمن کی زمین میں جہاں تک ہوسکے اندر جاکر دفنا دینا۔ مسلمانوں نے تابڑتوڑ حملے کئے اور رومیوں کو دھکیل کر شہر کی فصیل تک لے گئے اور آپؓ کو وہیں پر دفن کیا۔ روایت ہے کہ رومیوں نے فصیل پر سے کہا کہ تم جب واپس چلے جاؤ گے تو ہم اس لاش کو نکال کر باہر پھینک دیں گے جہاں جانور اور پرندے اس کو کھا جائیں گے۔ یزید نے سن کر کہا کہ قسم ہے اللہ رب العزت کی جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم نے اس لاش کی بے حرمتی کی تو میں اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا، پورے شہر کو آگ لگا دوں گا اور کسی بھی شہری کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ رومی ڈر گئے اور انھوں نے قبر کی بے حرمتی نہیں کی۔ ۱۴۵۹ء میں سلطان محمد فاتح نے سنگ مرمر کی خوبصورت قبر اور مقبرہ تعمیر کروایا اور اس وقت سے آج تک یہ مقبرہ (مزار) نہ صرف ترک باشندوں کے لئے بلکہ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کے لئے ایک نہایت متبرک جگہ بن گئی ہے اور جو مسلمان استنبول جاتا ہے وہ ضرور اس مقبرے کی زیارت کرتا ہے اور فاتحہ پڑھتا ہے۔ ترکی میں ہی قونیہ میں مولانا جلال الدین رومیؒ کا مزار ہے جہاں ہزاروں مسلمان جا کر فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اللہ پاک ان دونوں بزرگوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز رکھے۔ آمین۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی، ۱۸/اگست ۲۰۱۶ء)

# برطانوی سامراج کی غلامی سے عالمی معاہدات کی غلامی تک

مولانا زاہد الراشدی

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں آباد یہودی قبائل دس محرم کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے بحیرۂ قلزم پار کیا تھا اور فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت اس میں غرق ہوا تھا جس سے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات ملی تھی۔ اس کی خوشی میں شکرانے کے طور پر وہ عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں۔ بخاری شریف ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک یہودی عالم نے امیر المومنین حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ کے قرآن کریم میں ایک آیت ایسی ہے کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے تو اس نے کہا: ’’الیوم اکملت لکم دینکم ‘‘ والی آیت جس میں دین کو مکمل کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کریمہ یوم العرفہ یعنی حج والے دن نازل ہوئی تھی اور وہ دن جمعہ کا دن تھا۔ گویا ہمارا تو وہ پہلے سے ہی عید کا دن ہے۔

۱۴/اگست کا یوم آزادی ہمارے لئے اپنے اندر یہ دونوں نسبتیں رکھتا ہے۔ اس دن ہم نے برطانوی استعمار کی غلامی سے آزادی حاصل کی تھی اور اس کے ساتھ دین کامل کے ساتھ اپنے قومی رشتے کی تجدید کا عملی اظہار بھی کیا تھا۔ چنانچہ یہ ایک خوشگوار تاریخی حقیقت ہے کہ ۱۹۲۴ء میں اسلام کے نام پر چار صدیوں سے قائم عالمی ریاست ’’خلافت عثمانیہ‘‘ کے خاتمہ کا اعلان کر کے ریاست اور مذہب کا جو رشتہ بظاہر توڑ دیا گیا تھا اس کے بعد ربع صدی سے بھی کم وقت میں یہ رشتہ ’’پاکستان‘‘ کے نام سے عالمی منظر پر دوبارہ پوری دنیا کے سامنے جلوہ گر ہو گیا تھا۔ اس لئے ۱۴/اگست کا دن ہمارے لئے یوم آزادی بھی ہے اور اسلام اور ریاست کے باہمی تعلق کی تجدید کا دن بھی ہے۔ اور ان دونوں حوالوں سے ہمیں اس سال چودہ اگست کے تاریخی موقع پر اپنے عزم و ارادہ اور عمل و کردار کا جائزہ لیتے ہوئے تجدید عہد کے مرحلے سے گزرنا ہے۔

آزادی کے حوالے سے ہمیں سب سے پہلے اس بات کو دیکھنا ہے کہ جس آزادی کا اعلان ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو کیا گیا تھا وہ آج کے دور میں کس کیفیت سے دوچار ہے۔ اس لئے کہ بظاہر آزاد ہو جانے کے بعد بھی ہم غلامی کے ان آثار سے نجات حاصل نہیں کر سکے جو ایسٹ انڈیا کمپنی اور تاج برطانیہ نے اپنے دو سو سالہ تسلط کے دوران ہمارے معاشرے پر قائم کیے تھے۔ استعماری قوتوں نے جو نظام، طرز زندگی اور پالیسیاں نوآبادیاتی دور میں رائج کی تھیں وہی سب کچھ بین الاقوامی معاہدات کے نام سے آج بھی ہمارے گلے کا ہار بنی ہوئی ہیں، اور ہم قومی خواہش اور مسلسل اجتماعی کوشش کے باوجود اسے اپنی گردن سے اتارنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جو کام اور فیصلے پہلے وائسرائے اور وزارت امور ہند کے ٹائٹل کے ساتھ ہمارے کھاتے میں ڈالے جاتے تھے وہ اب عالمی کنونشنز اور بین الاقوامی قوانین کے عنوان سے ہمارے گرد اپنا حصار تنگ کرتے جا رہے ہیں اور ہمارے پاس بے بسی کے ساتھ ان کے پیچھے گھسٹتے چلے جانے کے سوا کوئی آپشن باقی نہیں رہا۔ نہ صرف بین الاقوامی معاملات بلکہ قومی اور داخلی امور میں بھی ہماری قومی خودمختاری سوالیہ نشان کی زد میں ہے اور اب تو یہ معاملات ’’ریموٹ کنٹرول‘‘ سے بڑھ کر ’’روبوٹ کنٹرول‘‘ کے دائرہ میں داخل ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔

اسی قسم کی صورتحال ریاست، سوسائٹی اور عقیدہ و تہذیب کے باہمی تعلق کی بھی ہے۔ اب سے پون صدی قبل ہماری زبانوں پر عام طور پر یہ باتیں ہوتی تھیں کہ ہم ایک الگ عقیدہ رکھتے ہیں، ہماری تہذیب دیگر ہم وطنوں سے مختلف ہے اور ہم اپنی قومی و معاشرتی زندگی کو اپنے عقیدہ، دین اور تہذیب و ثقافت کے دائرے میں از سر نو تشکیل دینا چاہتے ہیں جس کے لئے الگ وطن ہماری قومی ضرورت ہے، اور ہم ایک الگ اور آزاد ریاست کے بغیر اپنے ملی و قومی مقاصد کی طرف پیش رفت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب اس بنیاد پر ایک الگ ریاست قائم ہو گئی اور متحدہ ہندوستان کو تقسیم کرا لینے کے بعد ہم نے اپنے نئے آزاد ملک کے دستور کی بنیاد بھی انہی مذکورہ مقاصد و عزائم کے حوالہ سے طے کر دی تو اب ہمارے دماغوں میں یہ سوال گھسیڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کیا اسلامی تہذیب کا کوئی الگ وجود بھی ہے؟ اور کیا مذہب و عقیدہ کا سوسائٹی اور ریاست کے ساتھ کوئی تعلق بھی ہوتا ہے؟ حتیٰ کہ اس قسم کے بے ہودہ سوالات کے لئے ذہنوں میں جگہ بنانے کی خاطر ہم نے قائد اعظمؒ اور علامہ اقبالؒ جیسے مخلص قائدین پر یہ الزام لگانا بھی ضروری سمجھ لیا ہے کہ وہ اگر اسلام کا نام لیتے تھے اور تحریک پاکستان میں اسلامی تہذیب و تمدن اور عقیدہ و ثقافت کا اکثر ذکر کرتے تھے تو ریاست اور سوسائٹی ان کے پیش نظر نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ صرف مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے یہ باتیں کہہ دیا کرتے تھے، اور وہ اسلام کے نام پر اسی قسم کی نئی لامذہب ریاست بنانے کے لئے کوشاں تھے جو نوآبادیاتی تسلط کے نتیجے میں ہمارے اردگرد دنیا میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔

۱۴/اگست اگر ہمارا قومی ’’یوم آزادی‘‘ ہے تو اس دن کی روایتی تقریبات کے ساتھ ساتھ ہمیں حقیقی قومی آزادی اور ریاست کی نظریاتی شناخت کے لئے ’’تجدید عہد‘‘ کا فریضہ بھی سرانجام دینا ہوگا، کیونکہ: ’’گر یہ نہیں ہے بابا پھر سب کہانیاں ہیں‘‘۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۱۲/اگست ۲۰۱۶ء)

# مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے
# تبلیغی اسفار

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۱۳،۱۴؍جولائی ۲۰۱۶ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی کی کارکردگی اور آئندہ سہ ماہی کے تبلیغی پروگرام، کانفرنسیں، کورسز زیر بحث آئے ہیں۔ چنانچہ جن مسائل پر غور وفکر ہوا۔ ان میں دو مسائل زیادہ تر زیر بحث رہے۔ ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل، چناب نگر کانفرنس کے انتظامات۔ تمام رفقاء کو ہدایت کی گئی کہ ممبر سازی کی تکمیل ہونے کے بعد جماعتوں کی تشکیل اور مجلس عمومی کے ممبران کی تشکیل میں تاخیر کئے بغیر اس کی تفصیلات مرکز میں ارسال کریں۔

چناب نگر کانفرنس کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ مقررین، خطباء، دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین وعمائدین سے رابطہ کے لئے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی گئی۔

**شورکوٹ میں ختم نبوت کورس:** عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ شورکوٹ سٹی میں ۱۵تا۱۷؍جولائی کو تین روزہ ختم نبوت کورس مقامی امیر مولانا محمد زاہد کی صدارت اور مفتی عمر خالد رانا، اشفاق احمد کی سرکردگی میں منعقد ہوا۔

۱۵؍جولائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مرزا قادیانی کے کردار وکریکٹر پر لیکچر دیا۔

۱۶؍جولائی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین نے امام مہدی علیہ الرضوان کے اوصاف وکمالات پر لیکچر دیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا ابطال کیا۔ مولانا عبدالرشید غازی نے عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت پر لیکچر دیا۔

۱۷؍جولائی کو راقم الحروف نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر لیکچر دیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کا کچا چٹھا کیا۔

**مولانا محمد شریف جالندھریؒ:** عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ رہے۔ فقیر منش انسان تھے، ظاہری وضع وقطع کے اعتبار سے دیہاتی زمیندار معلوم ہوتے تھے۔ علماء کرام والی وضع وقطع نہ تھی۔ لیکن بایں ہمہ بہت زیرک انسان تھے۔ اللہ پاک نے انہیں مسلمانوں کی امداد واعانت، خیر خواہی کے لئے دردمند دل عطا فرمایا تھا، کسی مسلمان کو تکلیف میں دیکھ کر برداشت نہ کر سکتے تھے اس کی امداد کے لئے کمربستہ ہوجاتے۔ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی کے مہتمم مولانا محمد زاہد مدظلہ نے واقعہ سنایا کہ ۸۱۔۱۹۸۲ء میں جناب جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں شورکوٹ تحصیل کا اے سی ایک متعصب رافضی آگیا، جو بضد تھا کہ میں اپنی نگرانی میں ماتمی جلوس جامعہ عثمانیہ کے سامنے سے گزاروں گا۔ چنانچہ اس نے نہ صرف جلوس گزارا بلکہ جامع عثمانیہ والی سڑک پر سے گزارا اور ساتھ ہی انتہائی بدتمیزی والی گفتگو کی جو مولانا بشیر احمد خاکی بانی ومہتمم جامعہ عثمانیہ کی قوت برداشت سے باہر تھی۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر تو نے جلوس اپنی قیادت میں گزارا تو میں تجھے جوتے لگواؤں گا۔ خاصی تو تو میں میں ہوئی، جلوس پولیس، انتظامیہ کی نگرانی میں گزارا گیا۔ جلوس خیریت سے گزر گیا اے سی کی شامت آئی اور وہ بغیر کسی گارڈ اور گاڑی کے جلوس کو دیکھنے کے لئے نکلا، لوگوں نے اسے پہچان لیا کہ یہ وہی افسر ہے، جس نے مولانا سے بدتمیزی کی تو لوگوں نے بازار میں اس کی خوب پٹائی کی، حالانکہ انہیں مولانا بشیر احمد خاکی اور ان کے رفقاء کی کوئی آشیرباد حاصل نہ تھی، لیکن اے سی نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے مدرسہ پر ہلا بول دیا۔ مولانا، ان کے مدرسہ کے مدرسین، طلبا کی توہین وتذلیل میں کوئی کمی نہ کی، مدرسہ کا تقدس پامال کیا اور مولانا اور ان کے رفقاء کے خلاف اس زمانہ میں انسداد دہشت گردی کا پرچہ کرادیا۔

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ یہ حالات سن کر تڑپ اٹھے اور بے چین ہوگئے کہ علما وطلبا کی توہین وتذلیل اور مدرسہ ومسجد کے تقدس کی پامالی۔ مولانا ملتان سے شورکوٹ تشریف لے آئے، ایف آئی آر کی نقل لی اور محکمہ انٹیلی جنس میں اپنے ایک ملنے والے میاں عبدالقیوم کے پاس تشریف لے گئے، انہیں صحیح صورت حال سے مطلع کیا اور انتظامیہ کے ظلم وزیادتی سے آگاہ کیا نیز اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک کہ ایف آئی آر سے دہشت گردی کی دفعات ختم نہ کرالیں۔ یہ واقعہ مولانا محمد زاہد مہتمم جامعہ عثمانیہ نے بیان کیا۔

**احمد پور سیال میں:** ۱۸؍جولائی ۸ بجے صبح ضلعی مبلغ مولانا غلام حسین کی قیادت میں احمد پور سیال کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں پر حامد سیال اور ان کے بھائیوں نے مبلغین ختم نبوت کا استقبال کیا اور اپنے ڈیرے پر لے گئے۔

**مدرسہ انوار ختم نبوت میں تربیتی نشست:** پہلے کسی شمارہ میں تفصیلاً آچکا ہے کہ پیر عبدالرحمنؒ یہ

بنوہاشم سے تعلق رکھنے والے تابعی ہیں۔ انہیں کے نام سے علاقہ کا نام ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ آپ کا مزار شریف شرک وبدعات سے محفوظ ہے۔ دو تین ماہ پہلے بندہ بھی مزار شریف پر حاضری اور فاتحہ کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ پیر عبدالرحمنؒ اسٹاپ پر مدرسہ انوار ختم نبوت واقع ہے، جہاں علاقہ کے جماعتی رفقاء کی تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں پچاس کے قریب جماعتی کارکن اور رفقاء شریک ہوئے۔ نشست کی صدارت مولانا حافظ غلام حسین آف جھنگ نے کی جبکہ راقم نے کارکنوں کو ختم نبوت کاز کے تحفظ کے لئے جدوجہد پر مبارکباد پیش کی۔ عصر کی نماز کے بعد مہر حامد سیال کے ڈیرہ سے ملحقہ مسجد میں راقم کا مختصر بیان ہوا، مغرب کی نماز کے بعد شہر احمد پور سیال میں مولانا سیّد عبدالرحمن شاہ کی سرکردگی اور مولانا سیّد عباس علی شاہ کی صدارت میں درس قرآن پاک کی تقریب منعقد ہوئی۔ شدید ترین بارش کے باوجود پندرہ بیس حضرات نے شرکت کی۔ راقم نے ''سادات علماء کرام کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات'' کے عنوان پر خطاب کیا، رات کا قیام مہر حامد سیال کے ڈیرہ پر رہا۔

**قاری ریاض احمد لغاری سے تعزیت:** موصوف ہمارے استاذ محترم حضرت اقدس مولانا عبدالحئی نقشبندیؒ بہلوی کے مسترشد اور مولانا عبیداللہ ازہر مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہیں اوڈو سلطان ضلع جھنگ کے مدرسہ کے ناظم بھی، متحرک جماعتی راہنما ہیں۔ حالات خواہ کچھ ہوں انہوں نے اپنے مفوضہ امور بہر حال سر انجام دیئے ہیں۔ رمضان المبارک میں آنجناب کا بلڈ پریشر لو ہوگیا، جس سے کچھ روزے اور تراویح بھی متاثر ہوئیں، نیز چند ماہ پہلے آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ عیادت وتعزیت سے فارغ ہوکر عازم جھنگ ہوئے۔

**مولانا غلام سرور کی دعوت طعام:** مولانا غلام سرور جھنگ سٹی کی جامع مسجد ٹھنڈی کے خطیب اور پُر جوش جماعتی رہنما ہیں۔ ان کے جواں سال صاحبزادے کافی عرصہ بیمار رہے، اللہ پاک نے انہیں صحت سے سرفراز فرمایا تو انہوں نے مجلس اور جمعیت علماء اسلام کے ضلعی زعماء کو طعام کی دعوت پر مدعو کیا۔ علماء کرام سے ''عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء کرام کی ذمہ داری'' کے عنوان پر گفتگو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

**جامع مسجد تقویٰ میں بعد نماز عصر خطاب:** جامع مسجد تقویٰ کی بنیاد ہمارے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت صوفی شیر محمد نے رکھی۔ اس وقت مسجد ومدرسہ کی نگرانی جناب حافظ بشیر احمد فرمارہے ہیں۔ حافظ صاحب مذکور کا تعلق آرائیں فیملی سے ہے۔ خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد انوریؒ فیصل آبادی سے قریبی رشتہ داری اور تعلق ہے۔ ان کے حکم پر بعد نماز عصر تقویٰ مسجد میں مختصر بیان ہوا اور بعد نماز مغرب جامع مسجد ٹھنڈی میں بیان ہوا۔ رات کا قیام مبلغ ختم نبوت مولانا غلام حسین مدظلہ کے ہاں رہا۔

**جامعہ ختم نبوت میں افتتاح بخاری کی تقریب:** ۲۰؍جولائی کو جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں چالیس سال کی تگ ودو اور محنت کے بعد جامعہ ختم نبوت میں امسال دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوا۔ افتتاح بخاری شریف جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث مولانا محمد یوسف خان نے پہلی حدیث ''انما الاعمال بالنیات'' پڑھا کر کیا۔ تقریب کی صدارت جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے مدیر مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ نے کی۔ مہمان معظم کے خطاب سے پہلے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی۔ ۱۹۷۵ء میں مسلم کالونی کے نام سے ''لو انکم اسکیم'' کے تحت کالونی کا آغاز اور مجلس کا نو کنال زمین پر مسجد ومدرسہ کا سنگ بنیاد، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات کا خم ٹھونک کر میدان میں آنا۔ مدرسہ کا افتتاح، دفاتر کا قیام، کافی عرصہ کے بعد مدرسہ میں درجہ کتب کا آغاز اور الحمدللہ اعدادیہ سے شروع ہونے والی کلاس کا دورۂ حدیث تک پہنچنا وغیرہ پس منظر پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ تقریب میں ضلع چنیوٹ کے علماء کرام کی بھرپور شرکت نے تقریب کی رونق کو دوبالا کردیا۔ تقریب میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ تقریب کا اختتام مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری محمد یاسین فیصل آباد کے آخری کلمات اور دعا سے ہوا۔ رات کا قیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے دفتر میں ہوا۔

**جمعیت علماء اسلام کے اجلاس میں شرکت:** جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر ہمارے مخدوم زادہ مولانا سیّد محمد زکریا ہیں، جو متحرک اور فعال عالم دین اور پُر جوش خطیب ہیں، موصوف نے فیصل آباد میں جمعیت کو یونین کونسل کی سطح تک متحرک کرنے کی کوشش شروع کی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں کامیاب بھی ہیں۔ انہوں نے ٹیلی فون پر فرمایا کہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم نے فیصل آباد میں جلسہ کے لئے وقت عنایت فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈویژن کے ذمہ داران جمعیت کا اجلاس ۲۱؍جولائی کو جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں رکھا گیا ہے۔ آپ بھی بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائیں، چونکہ مجلس کے زیر اہتمام بڑی بڑی کانفرنسیں ہوتی ہیں، آپ لوگ کیسے کام کرتے ہیں، ہمارے احباب کو مطلع فرمائیں، چنانچہ راقم نے قائدین جمعیت ڈویژن فیصل آباد کے اجلاس میں شرکت کی اور انہیں اپنے تجربات سے آگاہ کیا۔ (جاری ہے)

# مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

حافظ عبیداللہ

(۳)

ہم مرزا قادیانی کے ان تمام بیانات پر اس کے اپنے بیٹے اور دوسرے مرزائی خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود کی ایک بات پیش کرکے آگے چلتے ہیں، مرزا محمود نے اپنی طرف سے قرآن کریم کا ترجمہ کیا، جس کا نام تفسیر صغیر رکھا (جو تحریف معنوی کا کامل نمونہ ہے) اس کے اندر سورۂ قلم کی آیت نمبر ۱۳ میں جو لفظ ''زنیم'' آیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''قرآن مجید میں زنیم کا لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے (مفردات)۔''

(تفسیر صغیر، مرزا بشیرالدین محمود، ص:۷۲۳)

''جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے''

نوٹ مرزا قادیانی کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا، مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر ایم احمد اے لکھتا ہے:

''ہماری دادی صاحبہ... کا نام چراغ بی بی تھا اور وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگئی تھیں۔'' (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ اول، ص:۸، روایت نمبر ۹، نیا ایڈیشن)

مرزا قادیانی کا خاندان اور انگریز سرکار:

یہ تو تھا مرزا کی نسل اور قوم کا تعارف، اب آیئے اس خاندان کا سیاسی تعارف بھی ہوجائے، غاصب انگریز کو اپنے خاندان اور اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیرخواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ ''رئیسان پنجاب'' میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی، یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے تھے۔'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن:۱۳، ص:۴، نیز تحفۂ قیصریہ، روحانی خزائن:۱۲، ص:۲۷۰،۲۷۱)

پھر اپنے بھائی اور اپنی سرکار انگریزی سے وفاداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

''پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریز کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریز کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا، پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا، تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنے قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں، ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں، جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں، میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا، کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟'' (کتاب البریہ، روحانی خزائن:۱۳، ص:۳۵۰،۳۴۸، نیز دیکھیں ستارۂ قیصریہ، روحانی خزائن:۱۵، ص:۱۱۴)

مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں ایک انگریز مسٹر گریفن کی کتاب ''رئیسان پنجاب'' کا حوالہ دیا ہے کہ اس میں میرے والد کا ذکر ہے، مرزا قادیانی کے ایک مرید نے وہ الفاظ نقل کئے ہیں، جو اس کتاب میں لکھے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

''رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کے تمام جاگیر پر قابض ہوگیا تھا، غلام مرتضیٰ کو واپس قادیان بلالیا تھا اور اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ اسے واپس دے دیا۔ اس پر غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی

فوج میں داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں، نونہال سنگھ شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا، ۱۸۴۱ء میں ایک کمیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا، ہزارے کے مفسدے میں کارہائے نمایاں کئے اور جب ۱۸۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اس کی طرف سے لڑا، اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے اچھی خدمات کیں۔" (حیات احمد، شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی ایڈیٹر الحکم، ص:۲۱، ۲۲، طبع امرتسر ۱۹۲۸ء)

قارئین کرام! غور فرمائیں، مرزا قادیانی پوری زندگی اپنے مریدوں کو غاصب انگریز کی اطاعت کا سبق اس لئے دیتا رہا کہ چونکہ سکھوں نے ہم پر اور ہمارے خاندان پر بہت ظلم کئے تھے اور انگریز بہادر نے ہمیں اس ظلم سے نجات ولائی اس لئے ہم پر اور ہماری ذریت پر انگریز کا شکر ہمیشہ کے لئے واجب ہے۔ (دیکھیں ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن:۳، ص:۱۶۶ حاشیہ) لیکن مرزا کا باپ غلام مرتضیٰ اور چچا غلام محی الدین تو رنجیت سنگھ، نونہال سنگھ اور شیر سنگھ کی فوج میں کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں اور ہمیشہ ان کے نمک حلال رہے، بلکہ جہاں بھی سکھوں کے خلاف علم جہاد بلند ہوا وہاں انہوں نے سکھوں کا ساتھ دیا، ہزارے کے مفسدے کا ذکر بھی اس عبارت میں ہوا شاید یہ معرکہ بالاکوٹ کی طرف اشارہ ہے، جس میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ سکھوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے، کیونکہ سکھوں کے خلاف ہزارہ میں اس کے علاوہ کوئی بڑی تحریک نہیں اٹھی۔ الغرض اگر سکھوں نے واقعی خاندان مرزا پر ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا تھا تو مرزا کا باپ اور چچا رنجیت سنگھ کی فوج میں بھرتی ہو کر مسلمانوں کے خلاف کیوں لڑتے رہے؟ اور رنجیت سنگھ نے حکیم غلام مرتضیٰ کو اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ کیوں واپس کیا؟ یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت سید احمد شہید بریلویؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"سید احمد صاحب بریلوی سلسلہ خلافت محمدیہ کے بارھویں خلیفہ ہیں جو حضرت یحییٰ کے مثیل ہیں اور سید ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن:۱۷، ص:۱۹۴)

اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ سید صاحب سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے زبارہ کے مقام بالاکوٹ میں شہید ہوئے اور مرزا کے بقول وہ خلیفہ برحق تھے اور دوسری طرف مرزا کا باپ اور چچا رنجیت سنگھ، نونہال سنگھ اور شیر سنگھ کی فوج میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے تھے۔

اب آگے پڑھئے غاصب انگریز کے لئے اس غدار خاندان کے کارنامے:

"الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط ہوگئی، مگر ۷۰۰ روپے کی ایک پنشن غلام مرتضیٰ اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیان اور اس کے گرد و نواح کے مواضعات پر ان کے حقوق مالکانہ تھے۔ اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران (یہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی طرف اشارہ ہے جسے انگریز اور اس کے پٹھوؤں نے غدر کا نام دیا تھا: ناقل) بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر (یعنی مرزا کا بڑا بھائی: ناقل) جنرل نکسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جبکہ افسر مذکور نے تریموگھاٹ نمبر ۴۶ نیو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا۔ جنرل نکسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی، جس میں یہ لکھا ہے کہ: "۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام خاندانوں سے نمک حلال رہا۔" (حیات احمد، ص:۴۲)

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ "رئیسان پنجاب" میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی، یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے تھے۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن:۱۳، ص:۴، نیز تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن:۱۲، ص:۲۷۰، ۲۷۱)

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز نے اس خاندان کی جاگیر ضبط کرلی تھی اور حکیم غلام مرتضیٰ کے لئے ۷۰۰ روپے کی پنشن جاری کی (واضح رہے کہ اس وقت کے سات سو روپے آج کے تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے کے برابر ہیں، کیونکہ بقول مرزا بشیر احمد ایم اے مرزا قادیانی کے وقت ایک آنے کا ایک سیر گوشت آتا تھا) (سیرۃ المہدی، حصہ اول، ص:۱۶۶، روایت نمبر ۱۶۷ نیا ایڈیشن)

ایک روپے میں سولہ آنے ہوتے تھے، اس طرح ایک روپے کا سولہ سیر گوشت آتا تھا، ہم فرض

کر لیتے ہیں کہ یہ بڑا گوشت ہوتا ہوگا اور (آج ہم اوسطاً تین سو روپے کلو کا حساب لگائیں تو سولہ سیر گوشت اندازاً ۴۸۰۰ روپے کا آئے گا، یعنی اس وقت کا ایک روپیہ آج کے ۴۸۰۰ کے برابر تھا)۔ نیز اس خاندان نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریز کے لئے خدمات انجام دیں اور اس کے صلے میں انہیں سند بھی دی گئی۔

انگریز کا خود کاشتہ پودا:

خود مرزا قادیانی نے غاصب انگریز کے لئے اپنے اور اپنے خاندان کی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد انگریزی غاصب حکومت سے یوں التماس کی:

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت عزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن:۱۳، ص:۳۵۰)

اس تحریر میں مرزا نے اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا ہے، جماعت مرزائیہ کے محققین کہتے ہیں کہ: ہمارے حضرت جی نے اپنے آپ کو نہیں بلکہ اپنے خاندان کو انگریز کا خود کاشتہ پودا فرمایا ہے، تو جب مرزا قادیانی بھی اسی پودے کی ایک ٹہنی اور شاخ ہے تو وہ بھی تو انگریز کا خود کاشتہ ہوا، درخت کا پھل بھی تو اسی کا کاشتہ شمار ہوتا ہے جس نے درخت لگایا، ہاں اگر مرزا غلام احمد کے حکیم غلام مرتضیٰ کا بیٹا اور مرزا غلام قادر کا بھائی ہونے میں بھی کوئی شک ہے تو پھر وہ یقیناً اس پودے کا حصہ نہیں۔

مرزا قادیانی کے مذہب کے دو حصے:

یہی نہیں، مرزا قادیانی نے تو اپنے مذہب کے جو دو حصے بتائے ہیں وہ یہ ہیں:

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن:۶، ص:۳۸۰)

(جاری ہے)


اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| زعفران | جائفل | ناگرموتھ | مغز بندق | آردخرما | [illegible] |
| مصطگی | جلوتری | تج | مغز بنولہ | سنگھاڑا | کشتہ چاندی |
| مروارید | دارچینی | اکر | الائچی خورد | [illegible] | [illegible] |
| ورق طلاء | لونگ | مائیں | الائچی کلاں | [illegible] | 33 اجزا |
| ورق نقرہ | گوند کیکر | [illegible] | زنجبیل | ماجو | |
| مغز چلغوزہ | مغز بادام | [illegible] | بہمن سفید | گوند کتیرا | |

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| آب سیب | آب انار | آب ادرک | ورق نقرہ | تخم خرفہ |
| آب بہی | آب لیمن | شہد خالص | بہمن سفید | عود ہندی |
| زعفران | مروارید | ورق طلاء | کشنیز | بادرنجبویہ |
| ابریشم | گل سرخ | گل نیلوفر | تخم کاہو | درونج عقربی |
| صندل سفید | طباشیر | آملہ | جوہر مرجان | مغز تربوز |
| گل بہی | الائچی خورد | [illegible] | بہمن سرخ | |

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS ستارہ ملز روڈ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

اسلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
تحفظ ختم نبوت زندہ باد
7 ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت اہل اسلام کو مبارک
جس دن پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
محمد ناصر الدین
خواجہ عزیز احمد
5 ویں سالانہ عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
بمقام مرکزی جامع (لال) مسجد اسلام آباد
بتاریخ 7 ستمبر 2016 بروز بدھ صبح 10 بجے
شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے
زیر صدارت
حضرت مولانا عبدالغفور صاحب
زیر نگرانی
یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مہمان خصوصی
ترجمان جمعیت حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب
منتظم مولانا محمد طیب
حضرت مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب
عبدالرؤف صاحب
خطیب نکتہ داں حضرت مولانا شیخ عبدالحمید صاحب
قاری عبدالوحید قاسمی
مجاہد اسلام عبدالعزیز فاروقی
شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
حضرت مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان صاحب
جناب محترم لیاقت بلوچ صاحب
شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی صاحب
رابطہ مولانا خلیق الرحمان چشتی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد
03009560221
03335501050
03007550481
شعبہ نشر و اشاعت

REGD. SS.160

اسلام زندہ باد

فرمائے ہادئ الانبیاء بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

بیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

# عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

7 ستمبر 1974ء

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

زیر سرپرستی
حضرت مولانا ڈاکٹر
## عبدالرزاق اسکندر
استاد المحدثین
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
حضرت مولانا
## محمد اعجاز مصطفیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا قاضی
## احسان احمد
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مہمان خصوصی
شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام حضرت مولانا
## اللہ وسایا
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**خطبہ جمعۃ المبارک**
2 ستمبر 2016ء
جامعہ بنوری ٹاؤن

**2 ستمبر 2016 بروز جمعہ مغرب**
جامع مسجد تاج
آگرہ تاج کالونی، لیاری ٹاؤن

**3 ستمبر 2016 بروز ہفتہ مغرب**
بالمقابل الحسن بیکری
نزد قبا مسجد سیکٹر 4/E اورنگی ٹاؤن

**4 ستمبر 2016 بروز اتوار ظہر**
جامع مسجد منورہ
L بلاک نارتھ ناظم آباد کراچی

**4 ستمبر 2016 بروز اتوار مغرب**
جامع مسجد توحید
فیز 1 گلشن حدید بن قاسم کراچی

**5 ستمبر 2016 بروز پیر عشاء**
جامع مسجد باب الرحمت
شادمان ٹاؤن نمبر 2 کراچی

نوٹ: مرکزی پروگرام 7 ستمبر 2016 بروز بدھ، بعد نماز مغرب مرکز ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں ہوگا۔

زیر اہتمام
## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی

برائے رابطہ
021-32780337
021-32780340

پشاوری پرنٹرز کراچی 0331-3796371 0315-3796371